هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۵ر دسمبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۵۲

۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۵ر فتح ۱۳۷۷ ہجری شمسی

ہر لمحہ اس بات کے لئے تیار رہو کہ جب بھی خدا تمہیں واپس بلائے تم خدا کے فرمانبرداروں میں سے ہو

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۷ ویں جلسہ میں سولہ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں دس ہزار سے زائد نومبایعین کی شرکت

الٰہی نصرت وتائید کے عظیم الشان وعدوں کے ایفاء اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کے حوالہ سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی خطاب

لندن (۷ر دسمبر) : آج قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۷ ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ کے شرکاء سے اختتامی خطاب فرمایا جس سے دنیا بھر کے احمدی بھی براہ راست فیضیاب ہوئے اور جلسہ کی اختتامی دعا میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے حصہ پایا۔ لندن کے وقت کے مطابق صبح دس بجے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال لندن میں سٹیج پر تشریف لائے۔ محمود ہال کو جلسہ کی مناسبت سے خوبصورت بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر مکرم حافظ فضلِ ربّی صاحب کو تلاوت قرآن کریم کے لئے بلایا۔ انہوں نے تلاوت کے بعد اس کا اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ پھر عزیز کرشن احمد پٹیل نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے بعض منتخب اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد انگلستان کے بچوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قادیان کی یاد میں کہی گئی نظم کورس کی شکل میں ترنم سے سنائی اور پھر اس کے جواب میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا منظوم کلام "سیّدا ہے آپ کو شوقِ لقائے قادیاں" بچیوں کے ایک گروپ نے اپنی دلکش آواز میں پڑھا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے جلسہ قادیان کے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان کا یہ جلسہ ایک ریکارڈ جلسہ ہے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس شان سے اللہ تعالیٰ نئے معیار ہمارے لئے مقرر فرمائے گا

اللہ کے احسانات کو بکثرت بیان کرنا اور دوسرے بنی نوع انسان کو اس سے فیضیاب کرنا بھی اس کے شکر کا ایک طریق ہے

جتنے نئے آنے والے ہیں انہیں لازماً مالی قربانی کی عادت ڈال دینی چاہئے

پاکستان میں ایسے آثار نظر آرہے ہیں کہ اللہ کی پکڑ دشمنوں کے اوپر تلوار کی طرف لٹک رہی ہے۔ جو خدا کے دشمن تھے خدا کے گھر مٹانے کے درپے تھے ان کے گھر ضرور مٹائے جائیں گے اور مٹائے جارہے ہیں

رمضان المبارک میں خصوصیت سے اپنی راتوں کو اسیرانِ راہِ مولا کے لئے گریہ و زاری کے ساتھ واویلے میں تبدیل کر دیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۱ر دسمبر) : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ النحل کی آیات ۱۲۱ اور ۱۲۲ کی تلاوت کی اور ان آیات کا تشریحی ترجمہ بیان کیا۔ ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم وتربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی وبصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۵ر دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا وہ پروگرام جو ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوا تھا دوبارہ پیش کیا گیا۔

اتوار، ۶ر دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ۲۲ر جنوری ۱۹۹۵ء کو انگریزی بولنے اور سمجھنے والے افریقن بھائیوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔

سوموار، ۷ر دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۸۶ جو ۱۳ر اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ اس کلاس میں ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے حضور انور کے ارشاد پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں کینسر کی قسمیں وجوہات، علاج اور احتیاطیں وغیرہ بیان کی گئیں۔

منگل، ۸ر دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۲ جو سورۃ القلم کی آیت نمبر ۴۱ سے شروع ہوئی ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آیت نمبر ۴۱ میں یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ پنڈلی کو ننگا کر دیا لیکن یہ عربی محاورہ ہے جس کے معنے ہیں کہ حقیقت حال اور سچائی کو ظاہر کر دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۴۶ "اُمْلِی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن" یعنی میں ان کو ڈھیل دوں گا یقیناً میری تدبیر بہت مضبوط ہے کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کی بڑی لطیف تشریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس آیت کے معنی سمجھ میں نہیں آتے تھے تو میں نے کشف میں دیکھا کہ ایک رقاصہ ایک جام ہاتھ میں پکڑے "اُمْلِی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن" کی تال پر رقص کر رہی ہے اور جام کو بھی حرکت دیتی جاتی ہے۔ وہ جام گہرا تھا اور شراب تھوڑی تھی لیکن رفتہ رفتہ اس کے جام کو حرکت دینے کے ساتھ ساتھ وہ بھرتا گیا حتی کہ وہ چھلکنے لگا۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ اس نظارے سے مجھے سمجھ آئی کہ جب تک انسان اپنی مکمل وسعت گناہ تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے اللہ تعالیٰ گرفت نہیں فرماتا۔ اور ہر شخص کے گناہ کا آخری پیمانہ خدا تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔

آیت نمبر ۴۹ کے تعلق میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ کیا نون عام مچھلی کو کہتے ہیں یا وہیل کو۔ عام مچھلی انسانوں کو نگلتی نہیں۔ اور کیا پرانے زمانے میں بھی لفظ نون مچھلی کے لئے استعمال ہوتا تھا؟۔ حضور نے فرمایا نینوا بھی تو نون سے شروع ہوتا ہے۔ ذوالنون کا مطلب نینوا والا بھی تو لیا جاسکتا ہے۔

آیت نمبر ۵۰ میں لفظ نعمت میں حضرت یونس کے بچائے جانے کے خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

آج کی کلاس میں ہی سورۃ الحآقۃ بھی شروع کی گئی۔ الحآقۃ میں لازماً واقع ہونے والی مصیبت کے حالات اور نشانات اور وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ یعنی گناہ گار بستیوں کے تہ وبالا کرنے کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ آیت نمبر ۱۴ میں جس صور کا ذکر ہے وہ قبروں سے اٹھانے والا صور نہیں بلکہ چوکس اور خبردار کرنے والا بگل مراد ہے۔ آیت نمبر ۱۵ میں زمین اور پہاڑوں کے اٹھائے جانے سے زلزلوں کی طرف اشارہ ہے۔ آج سورۃ الحآقۃ کی آیت

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ اول

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المجادلہ کی حسب ذیل آیات کی تلاوت کی :
﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ (المجادلہ : آیت ۲۱، ۲۲)

حضور انور نے ان آیات کا تشریحی ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ وہ معاندین اور دشمنان اسلام جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ذلیل و خوار ہونگے۔ اللہ نے لکھ رکھا ہے یعنی اپنے پر فرض کر لیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں "رُسُلِی" فرمایا ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت قدیم سے جاری ہے۔ آدم سے لے کر دنیا کے اختتام تک جو بھی خدا کے رسول آئے یا آئیں گے اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ وہ ضرور غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قوی ہے اور غلبہ والی عزت رکھتا ہے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ قادیان کے جلسہ میں آج اس اجلاس سے پہلے کے اجلاس میں جناب بچّہ سنگھ لنگاہ صاحب وزیر انڈسٹری پنجاب خود تشریف لائے تھے اور پرکاش سنگھ بادل صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب اور شانتہ کمار صاحب وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش نے مبارکباد اور خیر سگالی کے پیغام بھجوائے تھے۔

حضور نے بتایا کہ اس وقت قادیان میں مکرم آر ایل بھاٹیہ صاحب سابق وزیر خارجہ بھارت، مکرم ترپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر تعلیم، مکرم پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ ممبر سنگھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی، یہ تینوں معززین سٹیج پر بائیں طرف کرسی نمبر ۴، ۵ اور ۶ پر تشریف فرما ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا نظارہ ہے جس کی مجھے فون پر اطلاع ملی ہے لیکن اس وقت یوں لگ رہا ہے جیسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ان کی شمولیت مبارک فرمائے۔

ایک ایمان افروز روایت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج عزیز پٹیل نے حضرت مسیح موعودؑ کی جو نظم پیش کی تھی اس میں وہی مضمون ہے جو بارہا آپ نے سنا ہے مگر جتنی بار بھی سنیں کبھی پرانا نہیں ہوتا کہ ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر ☆ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اور پھر خدا نے کیسے اسے ترقی دی، کس طرح خدا نے بڑھایا اور کیا بڑھایا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا آنکھوں دیکھا حال میں ابھی آپ کے سامنے بروایت نواب خان صاحب ولد شیخ احمد خان صاحب ساکن ہرانا تحصیل پنڈی گھیپ رکھنے لگا ہوں۔ یہ وہ روایت ہے جو رجسٹر روایات جلد ۳ صفحہ ۲۳ تا ۳۵ سے میں نے اخذ کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے کبھی یہ روایت پہلے احباب کے سامنے پیش نہیں ہوئی۔ اس میں بڑی سادگی کے ساتھ تمام حالات بیان ہوئے ہیں۔ ایک سادہ انسان اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ :

"خاکسار مسمی نواب خان ولد شیخ احمد خان ساکن ہرانا تحصیل پنڈی گھیپ ضلع کیمبل پور کا رہنے والا ہے"۔

حضور نے فرمایا، یاد رہے کہ اس وقت کیمبل پور پنجاب میں نہیں بلکہ صوبہ سرحد میں شامل تھا۔ اس لئے آگے چل کر جب وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ پنجاب جاؤں تو وہ سرحد سے پنجاب جانے کی بات کرتے ہیں۔ "اور میری قوم جودھڑا راجپوت ہے۔ اس شہر کو جس شخص مسمی پیرا خاں نے آباد کیا تھا اس کی اولاد میں سے ہم ہیں اور میں نے حضور کے ابتدائی دعویٰ کے ایام میں بیعت کی ہے اور اب میں ان تمام واقعات کو بیان کرتا ہوں جو کہ اس ضمن میں پیش آئے۔

میری عمر ۱۱ سال کی تھی جبکہ میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ ایک دن مسجد میں بغرض تعلیم گیا تو ایک مولوی صاحب میاں یحییٰ ایکی ڈوک والے مسجد میں وعظ کر رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ زمانہ بہت خراب ہو گیا ہے اور کوئی شخص ایک دوسرے کا لحاظ نہیں کرتا اور ہمدردی بالکل اٹھ گئی ہے۔ ماں بیٹی اور باپ بیٹے میں اختلاف نظر آتا ہے۔ بیویاں اپنے خاوندوں کی عزت نہیں کرتیں۔ گویا کہ عورتوں کا راج ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ زمانہ ضلالت کا زمانہ ہے۔ پھر لوگوں نے سوال کیا کہ یہ زمانہ بدلے گا بھی کہ نہ ؟ انہوں نے کہا : امام مہدی کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے جس کے طفیل پھر دنیا میں ہدایت قائم کی جائے گی مگر ابھی اس کے دعویٰ میں کافی عرصہ رہتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ دعویٰ کب کرے گا اور وہ وقت چودھویں صدی کا ہوگا۔ ابھی چودھویں صدی کے آنے میں پچیس سال رہتے ہیں اور چودھویں صدی کا کچھ زمانہ گزرنے کے بعد وہ دعویٰ کرے گا۔

لوگوں نے کہا : مکہ میں پیدا ہوگا اور سیدوں کے گھر میں ہوگا۔ آپ کے خاندان سے ہوگا ؟ مولوی صاحب نے کہا : جہاں اللہ کی مرضی، ہوگا۔ اللہ کی چیز ہے جس جگہ چاہے پیدا ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کے نشانات کیا ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ دعویٰ کرے گا تو لوگ (جس طرح پہلے رسولوں کے ساتھ بغاوت کرتے رہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کو تیرہ آدمیوں نے تسلیم کیا تھا)۔ اس کے مخالف ہو جائیں گے اور طرح طرح کے جھوٹے الزام اس پر لگائیں گے مگر جو لوگ اس کو مان لیں گے خدا تعالیٰ ان کے سب گناہ معاف کر دے گا گویا وہ معصوم بچوں کی طرح ہونگے۔

لوگوں نے پھر کہا کہ ہمیں پورے پورے حالات بتائیں تاکہ جس وقت وہ دعویٰ کرے تو کوئی دوسرا آدمی ہم کو دھوکہ نہ دے سکے تو اس پر انہوں نے کہا کہ اس وقت تک ہم تم مر چکے ہونگے اور ہمارے بیٹے بھی مر چکے ہونگے اور میرے پوتے بھی اس کی برکت سے محروم رہ جائیں گے اور اس کو قبول نہ کریں گے۔

اس زمانے میں ایک کالا سا گدھا ہوگا جو سینکڑوں میلوں کا رستہ بڑی جلدی سے طے کرے گا اور ہزاروں مَن کا بوجھ اٹھایا کرے گا۔ چنانچہ یہ جو ہمارا گاؤں ہے اگر اس کے تمام آدمی اور مکان، مال مویشی یعنی سب چیزیں اٹھا لے تو بھی بڑا تیز چلے گا اور لاہور کا سبزی فروش صبح اٹھ کر شام کو پشاور سے سبزی بیچ کر واپس گھر آ جایا کرے گا۔ اس زمانہ میں نہروں سے دریا سُوکھ جائیں گے اور زمین بڑی زرخیز ہو گی۔

یہ سن کر جو جوان لڑکے وہاں موجود تھے وہ یہ کہہ کر تمسخر کرنے لگے کہ دیکھو مولوی صاحب کیسی گپیں ہانکتے ہیں۔ وہ بھی کوئی گدھا ہوگا جو اتنا بوجھ اٹھا سکے گا۔

اس کے بعد زمانہ گزرتا گیا اور ہم بال بچوں والے ہو گئے اور اس اثناء میں ریل وغیرہ بھی ایجاد ہو گئی۔ انہی ایام میں مجھ پر ایک مقدمہ ہوا جس کے لئے مجھے راولپنڈی آنا پڑا۔ واپسی پر راستہ میں میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تو وہاں چند آدمی یہ باتیں کر رہے تھے کہ پنجاب میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم نے نماز پڑھی اور اپنے گاؤں چلے گئے۔ پھر ہمیں مقدمہ میں آنے کے لئے بار بار موقعہ ملا مگر ہم اس مسجد میں کبھی نہ آئے۔ چھ مہینہ کے بعد میں اور میرا بھائی پھر تاریخ پر آئے تو اس مسجد میں گئے اور عصر کی نماز پڑھنے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں چند آدمی باتیں کر رہے ہیں کہ اس پنجاب والے آدمی نے اب مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا ہے۔ وہ تو ایک جادوگر ہے جو بھی بڑا مولوی اس کے پاس جاتا ہے اس پر اپنا اثر ڈال کر اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔ چنانچہ جہلم کا ایک بڑا مولوی............ اس کے پاس گیا تو اس کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ میں نے جب یہ سنا تو میرے دل میں خیال آیا کہ اسے ضرور دیکھنا چاہئے۔ اگر تو مجھے وہ سچا نظر آیا تو اس سے مقدمہ کے بارے میں دعا کراؤں گا۔ سو جس وقت مجھ کو میرے بھائیوں نے گاؤں جانے کے لئے کہا۔ میں نے انکار کر دیا اور وہیں رہا۔ صبح جس وقت اٹھا، نماز ادا کی اور رتے گاؤں چلا گیا۔ وہاں ایک مولوی صاحب پرانے واقف تھے۔ اس سے پنجاب کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ کس لئے جا رہے ہو ؟ میں نے کہا کہ سیر کو جا رہا ہوں۔ اس پر اس نے بتایا کہ یہاں سے جہلم کا ٹکٹ لے لو۔ میں نے جہلم کا ٹکٹ خرید لیا اور جہلم پہنچ گیا۔ وہاں میں غفور خان سیشن جج کے پاس ٹھہرا۔ اور صبح اٹھ کر وزیر آباد کا ٹکٹ لے لیا اور وہاں ایک مسجد میں امام کے پاس رہا۔ صبح اٹھ کر شہر میں سیر کے لئے گیا تو وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت امام مہدی کو بہت گندی گالیاں نکال رہے ہیں۔ ڈر کی وجہ سے میں نے کسی سے اپنے مقصد کا ذکر نہیں کیا مگر خدا نے مجھ کو خود ہی راستہ بتلایا۔ وہ اس طرح کہ ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے مجھے کہا کہ یہاں کیا کر رہے ہو۔ اگر سیر کی غرض ہے تو وہاں سیر کا لطف آئے گا۔ اس پر میں نے ٹکٹ خریدا اور امرتسر پہنچ گیا (اور چار دن وہاں ٹھہرا) ان چار دنوں میں میں نے ایک دن جبکہ میں امرتسر کی سیر کر رہا تھا تو کیا دیکھا کہ ایک جگہ ایک طرف سے آدمی اندر جاتے ہیں اور دوسری طرف سے نکلتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اندر ایک حکیم بیٹھا ہوا ہے۔ ایک مریض آیا اور اس نے کہا کہ مجھے اس دوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں نے تو تم کو قادیاں کے مغلوں والی دوائی دی ہے۔ جس وقت وہ مریض باہر نکلا تو میں نے کہا کہ قادیان کے مغل کون ہیں۔ تو اس نے کہا کہ تمہیں ابھی تک پتہ نہیں۔ اس ایسے تیسے نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نیا مذہب نکالا ہے۔ میں نے اس سے کہا : اس کا گاؤں کدھر کو ہے ؟ اس نے کہا یہاں سے بٹالہ کے ساڑھے چار آنے لگتے ہیں اور اس سے آگے پیدل ہی قادیان چلے جاتے ہیں۔ اس پر میں اس سے جدا ہو گیا اور............ دعائیں کرتا ہوا چلا آیا کہ یا خدا تو ہی اب مجھے قادیان پہنچا دے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ان دنوں ڈپٹی قمر الدین صاحب کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ میری تولد ھیانہ تبدیلی ہو گئی ہے اب تم کیا کرو گے۔ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا کہ شکر ہے کہ اب میرا چھٹکارا ہو گیا...... اس پر میں سٹیشن کی طرف دوڑا مگر مجھے بٹالہ کا نام بھول گیا تھا۔ اب میں حیران تھا کہ کروں کیا ؟ مجھے صرف اتنا یاد تھا کہ جہاں میں نے جانا ہے وہاں کے ساڑھے چار آنے لگتے ہیں۔ سو میں نے پیسے نکالے اور کھڑکی پر چلا گیا۔ اور کہا کہ ٹکٹ دے دو۔ اس نے کہا کہاں کا ؟ میں نے کہا کہ ساڑھے چار آنے کا جہاں کا بھی ٹکٹ آتا ہے دے دو۔ وہ حیران ہو گیا۔ پھر کچھ سوچ کر کہا کہ بٹالہ کا ٹکٹ لینا ہے ؟ تو مجھے بھی یاد آ گیا۔ میں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے مجھے ٹکٹ دے دیا اور میں بٹالہ سٹیشن پہنچ گیا۔ مجھے دو آدمی ملے............ ان دو آدمیوں نے ایک ٹانگہ والے کو بلا کر کہا کہ اس کو وکیل (میر احمد شاہ) کے مکان پر پہنچا دو (جو کہ ایک مقدمہ میں ان کے وکیل رہ چکے تھے)۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ٹانگہ پر سوار ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ دوران سیر میں ایک بات کا خیال رکھنا۔ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ اس تحصیل میں ایک آدمی نے نبوت اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور وہ بڑا ٹھگ ہے۔ اس کے جال میں نہ پھنسنا۔ میں نے ان کو کہا کہ اچھا۔ ٹانگہ چل پڑا اور وکیل صاحب کا مکان آ گیا۔ میں ٹانگہ سے اترا اور ٹانگے والے کو پیسے دینے لگا مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا ان کے ساتھ ٹھیکہ ہے۔ میں ان سے خود ہی پیسے لے لوں گا۔ میں نے کہا اچھا جاؤ۔ وہ چلا گیا اور میں وکیل صاحب کے مکان پر گیا تو نوکر نے مجھے اندر نہ جانے دیا۔ اس لئے میں قریب کی ایک مسجد میں وقت گزارنے کے لئے جا بیٹھا۔ جس وقت وکیل صاحب آنے والے تھے میں آ گیا اور ان کو راستہ سے ہی ملا۔ وہ مجھے بڑی اچھی طرح اندر لے گئے اور چارپائی وغیرہ دے دی۔ دوسرے دن ایک نوکر کو ساتھ دیا کہ اس کو شہر کی سیر کراؤ اور خود کچہری میں چلے گئے۔

شہر میں سیر کے دوران میں مجھے حضور کو گالیاں دیتے ہوئے کافی لوگ دکھائی دئے اور میرے دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ اسی طرح دوسرے دن بھی ہوا۔ شام کو جب گھر واپس آئے تو قادیان کا ایک سید ڈیرہ پر موجود پایا جو وکیل صاحب کے پاس آیا تھا۔ میں اور وہ رات کو اکٹھے رہے اور قادیان کے متعلق خوب باتیں ہوتی رہیں۔ اور میں نے اس سے راستہ وغیرہ بھی اچھی طرح پوچھ لیا۔ اس نے مجھے راستہ کی تمام نشانیاں بتا دیں۔ وہ صبح ہونے سے پہلے ہی قادیان روانہ ہو گیا اور میں صبح ہو کر روٹی وغیرہ کھا کر وکیل صاحب سے گھر جانے کے لئے رخصت لے کر قادیان کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس وقت قادیان پہنچا تو یہاں پر کیا دیکھتا ہوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

حضرت مولوی امام الدین صاحبؓ

حضرت مولوی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف گولیکی ضلع گجرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپؓ کا ایک مضمون اخبار الحکم قادیان ۲۱/اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا جو آپ نے ذکر حبیب کی ایک مجلس میں پڑھ کر سنایا تھا۔ اس میں آپؓ کے مختصر ذاتی خاندانی حالات کے علاوہ ان واقعات کا بھی ذکر ہے جن سے آپ کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی۔ اس میں تصوف اور صوفیوں کا بھی مختصر حال بیان ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معجزات اور فیوضات کا بھی ایمان افروز تذکرہ ہے۔ یہ نہایت دلچسپ اور لطیف مضمون اخبار مذکور کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

☆......☆......☆

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں اور الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہوں جس نے میری تربیت اسی صفت کے ماتحت فرمائی۔..........اور میری فطرت طالب المولیٰ ہونے میں اپنے جد اعلیٰ حضرت دیوان حاجی عبداللہ بغدادی رضی اللہ عنہ اور جد امجد الحاج اکرام الدین المدفون فی جنۃ البقیع کے مشابہ بنائی۔

علاوہ بر آں علوم مروجہ عربی فارسی عقلی نقلی پر اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ کی وساطت سے واقفیت پائی۔ پھر خداوند کریم کی مہربانی سے ہر قسم کے علوم سے میں بہرہ ور ہوا۔ حتیٰ کہ فارسی کی انشا پردازی اور شاعری بھی سیکھی اور علوم وہمیہ، رمل نجوم، مسمریزم یعنی علم توجہ وظائف تعویذات بھی مطالعہ کئے۔ گو میں نے علوم مذکورہ کو بدرجہ کمال تو حاصل نہیں کیا مگر اس سے میری اصلی مراد تکمیل انسانیت تھی۔ اور حصول حقانیت و روحانیت بناءً علیہ سلوک و تصوف اور مردان خدا کی صحبت کا شوق دامنگیر رہتا تھا۔

حضرت ابی المکرّم الفاضل الجلیل بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ اکثر مع اشتغال تعلیم علوم عربی فارسی مجرد فقراء اور صاحب کرامات اولیاء سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ گدی نشین مشائخ کے سلسلہ میں داخل ہونا انہیں ہرگز پسند نہ تھا۔ ان کے استاد حضرت مولانا شمس الدین صاحب جالندھری بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامات تھے۔ آپ اکثر ان کی کرامات سناتے تھے اور ان کا اتقا اور حالات کا اخفا بیان فرماتے تھے۔ ھدایت النحو پڑھاتے ہوئے جب اکل الکمثرے یحیی (یحیٰ نے ناشپاتی کھائی) کی مثال آئی تو حضرت شاہ صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کمثرے جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے اپنی جیب مبارک میں ہاتھ ڈال کر ناشپاتی نکالی اور دکھا کر زیر دامن کر دی اور سبق دینے لگے۔

میں نے ناشپاتی کبھی دیکھی نہ تھی جا کر بازار میں پوچھا تو میوہ فروش کہنے لگے کہ ناشپاتی کا ابھی موسم نہیں دیر سے آئیں گی۔

ہماری تعلیم کی حالت میں کئی لوگ دعا کرانے اور مہمات کے انجام دریافت کرنے آتے۔ تو آپ پہلے سے ہی فرماتے کہ وہ شخص آتا ہے تمہارے سبق میں ہارج ہو گا اسے جواب دے دو۔ جو کہ بعد میں پورا ہو جاتا تھا۔ مگر ہمیں اور سائل کو مخفی رکھنے کی تاکید شدید فرماتے تھے۔ میں ڈر اور شرم کے مارے کبھی کچھ نہ پوچھتا تھا مگر فقر و تصوف کا شوق دل میں بڑھتا جاتا تھا اور صوفی لوگ درویشانہ صورت کے ہمارے ہاں آتے تھے۔ حضرت ابی المکرّم سے پوشیدہ ان سے وظائف پوچھتا۔ اور حسب استطاعت اللہ اللہ کرتا پاس انفاس وغیرہ سیکھتا تھا۔ پھر میں بقول سعدیؒ ؎

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم
ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

ہر قسم کے فقراء رند اور متشرع گدی نشین وغیرہ تھے کہ ہندو مسلم سے سائل روحانیت بن کر وظائف اور مشغلے اور مراقبے دریافت کرتا رہا۔ چنانچہ قادری سلسلہ میں بنانے والے حضرات کو بھی ملا اور نقشبندیوں سے بھی توجہات لیں۔ اور رند اہل کشف بھی دیکھے۔ اور بایں ہمہ حسن ظن سب پر تھا۔ چنانچہ سیال شریف دوبارہ گیا اور سید پیر حیدر شاہ صاحب کی خدمت میں جلالپور کیکناں بھی کئی بار جاتا رہا اور جو وہ بتاتے اس پر عمل کرتا رہا۔ مست فقراء اہل کشف کے کشوف بھی صحیح پائے غرض بیس تیس سال کی مدت میں بقدر فہمیدیہ تو سمجھ لیا کہ صوفی ہر ایک فرقے میں موجود ہیں کیا مسلم کیا غیر مسلم۔ مگر حیرت تو یہ تھی کہ وہ کونسی بات ہے جو اسلام ہی سے خاص ہے، صرف آنحضرت ﷺ کی وساطت سے ملتی ہے۔ جبکہ کشف اور بعض خرق عادت باتیں اور ذکر قلبی وغیرہ لطائف اور مراقبات ہر مذہب و ملت کے فقراء اور صوفیاء میں بالاشتراک پائے جاتے ہیں۔ آخر جب تیرھویں صدی کا اخیر آیا تو مجھے مجدد کی تڑپ لگی اور غیر مسلموں اور بدعتیوں اور وہابیوں سے بھی بیزاری سی دل میں محسوس ہونے لگی۔

پہلے تو ڈھونڈھ بھال کے سلسلہ میں انجمن حمایت اسلام کی مجموعی ہیئت کو میں نے مجدد تصور کیا۔ گو جلدی ہی ممبروں کے حالات سن کر سمجھ لیا کہ گو اسلام کے علوم کی ترقی تو ان کے مد نظر ہے مگر روحانیت کے آثار یہاں نظر نہیں آتے۔ خیر۔ اس اثناء میں ایک رؤیا دیکھا کہ ہمارے مشرق و جنوب کی جانب سے ایک بڑا لشکر گھوڑوں پر سواروں کا ہوا پر اڑتا ہوا آسمان کی طرف سے ہماری طرف نزول فرما رہا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک سوار ہمارے گھر آ اترا اور میری چارپائی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے ایک قرآن شریف بشکل حمائل اور ایک چاقو دیا جس سے قلم تراش کی جاتی ہے۔ اور پھر ایک اور رؤیا میں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے چلتے ہوئے اور پھر کھڑے ہوئے دیکھے۔ ان کے گرد بہت سا مجمع تھا اور لوگ ان سے فیضیاب ہوتے تھے۔

پھر میری والدہ ماجدہ صالحہ قریشیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک رؤیا سنائی کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے تجھے پروانہ یا فرمان بھیجا ہے۔ ایک رملی نے مجھے بتایا کہ تجھے اس کامل مرد سے فائدہ ہو گا جس کے نام کے پہلے حرف غ ہے لیکن میں نے ان دنوں قادیان کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

میری بخت بیداری کے ایام نزدیک آئے تو میرے چچازاد بھائی حافظ کامل الدین مرحوم کا لڑکا محمد حسین نابینا حافظ میرے ملنے کے لئے ایک دن گولیکی آیا۔ تو اس نے حضرت اقدس علیہ السلام کا ذکر کیا اور باتیں سنائیں۔ مگر صرف دعویٰ اور دلیل جو تھی وہ صوفیانہ طور پر نہ تھی اس لئے میری دلچسپی کا موجب نہ ہوئے۔ اور غالباً کوئی کتاب ازالۂ اوہام دوسری بار آ کر مجھے مطالعہ کے لئے دے گیا۔ مگر وہ بھی صوفیانہ رنگ کی نہ تھی اس لئے دلچسپ نہ ہوئی۔ ہاں فکر لگ گئی اور علماء اور مشائخ کی مخالفت سن سن کر حضرت مسیح موعودؑ کا عالم فاضل ہونا دل میں آتا تھا۔

ایک دن کوئی مذکوری (ہرکارہ تحصیل) کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے ہماری مسجد میں جبکہ میں شرح مُلّا وغیرہ پڑھا رہا تھا آ بیٹھا۔ اور یوں گویا ہوا کہ ایک شخص مدعی مسیحیت کہتا ہے انا انزلنٰہ قریباً من القادیان۔ قادیان میں ہو کر کہتا ہے کہ قریباً من القادیان۔ اس کے کیا معنی ہوئے؟

پھر وہ سپاہی کہنے لگا کہ آپ یہ عربی کتاب (حضرت اقدس علیہ السلام کی) دیکھئے پھر کچھ زبان سے کہئے۔ میں نے کہا کہ لاؤ تو سہی دیکھوں اسمیں کیا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ پادری عماد الدین کے جواب میں تحدّی سے عربی کا رسالہ (نام یاد نہیں) تھا۔ مطبوع مترجم تھا۔ میں رسالہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور مطالعہ کے لئے مطالبہ کیا تو اس سعید الفطرت نے مجھے ایک ماہ کے لئے دیا۔ پھر بھی میرے دل میں یہی آیا کہ یہ شخص فاضل علوم عربیہ اور اعلیٰ درجہ کا مناظر مذہب اور ماہر کتب عربیہ ہے۔ پھر ایک دن میرے چچا مرحوم شمس الدین رحمۃ اللہ میری خبر گیری اور حال پرسی کے لئے آئے اور رات کے وقت گفتگو کرتے ہوئے..........

فرمایا: عزیز یاد رکھ کہ مرزا صاحب کے حق میں کوئی کلمہ ہتک آمیز نہ بولنا۔ وہ بڑا اولیاء اور بزرگ آدمی ہے۔ میں نے دیکھا وہ بڑا صالح اور عالم فاضل حامیٔ اسلام ہے ورنہ تباہی آجائے گی۔ العیاذ باللہ۔ میں ڈر گیا اور شوق پیدا ہوا کہ ایک بار دیکھ تو لوں۔

میں ان ایام میں جناب پیر ظہور حسین صاحب سے ملنے بٹالہ آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ بٹالہ ان کے عرس یازدہم ربیع الثانی پر ان کی ملاقات کو آیا تو ان سے اجازت طلب کی کہ اگر آپ فرمائیں تو مرزا صاحب قادیانی کو دیکھ آؤں۔ انہوں نے اجازت دیدی۔ میں یکہ پر بوقت ظہر اس پاک بستی میں آیا۔ اور یکہ والے کو کہہ دیا کہ یہیں ٹھہرو میں نے واپس بٹالہ جانا ہے۔

نماز ہو چکی تھی مسجد مبارک اس وقت چھوٹی سی تھی کہ ایک صف میں پانچ یا چھ آدمی نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ میں نے نماز تو مقتدی بن کر پڑھ لی لیکن دوبارہ اس خیال سے پڑھی کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ اس وقت غالباً مولوی قطب الدین صاحب امام تھے۔ یہ نماز عصر تھی۔ مگر میں نے نماز سے قبل حضرت اقدس سے ملنے کی خواہش کی تو حاضرین نے کہا کہ حضور ظہر کی نماز پڑھ چکے ہیں۔ اب عصر کے وقت آئیں گے۔ میں نے کہا میں نے واپس جانا ہے۔ میرے اصرار پر حضرت اقدس علیہ السلام کو خبر کی گئی۔ آپ باہر تشریف لائے۔ غالباً دفتر محاسب کے سامنے گلی والا مسقّف مقام تھا۔ حضور نے محبت سے فرمایا آپ کہاں سے آئے ہیں اور کیا مطلب ہے؟ میں نے کلام کرنے سے پہلے قلیل نذرانہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کسی فقیر محتاج کو دے دیں۔ پھر میرے اصرار پر یہی فرمایا کہ یہ کسی فقیر کو دے دیں۔ میں نے کہا بھی کہ لوگ فقیروں سے خالی ہاتھ ملنے کو اچھا نہیں جانتے مگر آپ نے نہ لیا۔ یہی سمجھا کہ عقیدت درست ہوتی تو نذر منظور کر لیتے۔

پھر فرمایا کہ پوچھو جو پوچھتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ الگ ہو کر میرا عریضہ سنئے۔ فرمایا یہاں کوئی بیگانہ نہیں ہے آپ بے شک جو کہنا ہے کہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ کی کسی کتاب میں آپ کا یہ دعویٰ لکھا ہے کہ مجھے وحی ہوتی ہے۔ یہ تو انبیاء کا خاصہ ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن میں تو اَوحی ربکَ الی النَّحل ۔ اور اَوحینا اِلی اُمِّ مُوسیٰ اور مریم کی نسبت بھی مکالمہ مذکور ہے اور سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب میں بھی مکالمات الٰہیہ کا ذکر کیا ہے اور حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی، وحی کی نسبت اولیاء اللہ نے بھی مکمل ذکر فرمایا ہے۔

میں نے عرض کی کہ علماء وحی رسالت کہتے ہیں مگر میں بحث کرنے نہیں آیا۔ اور نہ مجھے طریق مناظرہ پسند ہے۔ آپ اہل اللہ کے طریق پر اپنی صداقت مجھے سمجھائیں تب مجھے سمجھ آئے گی۔

آپ نے فرمایا کہ پھر چند روز میرے پاس رہیں تو آپ کا مطلب حل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی کہ بوجوہ ملازمت مدرسہ سرکاری رہ نہیں سکتا، اتنی رخصت نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ پھر آپ میری نسبت خدا سے پوچھیں (یہ پہلی بات تھی حضور کی جو میرے دل میں پسند آئی)۔ عرض کی خدا سے کیسے پوچھوں؟ فرمایا جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ (یہ دوسری بات تھی جس نے میرے دل کو حضور نے اپنی طرف کھینچ لیا)۔ میں نے

عرض کیا وہ کس طرح؟ فرمایا، استخارہ کرو۔ پھر عرض کیا کہ کونسا استخارہ؟ فرمایا جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ پھر میں نے رخصت مانگی۔ چلتے ہوئے حضور نے ایک خادم سے فرمایا کہ انہیں نور القرآن دے دو۔ (یہ رسالہ ان دنوں جاری تھا) وہ میں نے لے لیا۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ یہ شخص تو سعید معلوم ہوتا ہے۔ پھر میں یکہ پر سوار ہو کر واپس بٹالہ آیا۔ پیر جی نے پوچھا تو میں نے سب واقعہ بیان کر دیا مگر اپنا عندیہ بیان نہ کیا کیونکہ انہیں ناگوار گزرتا تھا۔

☆......☆......☆

پھر میں نے گولیکی آکر مطالعہ کتب حضرت اقدس وقتاً فوقتاً شروع کیا۔ اور استخارہ اور دعا سے کام لینے لگا۔ کئی خوابیں آتی تھیں مگر تسلی نہ ہوتی تھی۔ اور باتیں موافق و مخالف سننے لگا۔ کئی مرتبہ دعاؤں میں نہایت الحاح سے درخواست کرتا تھا کہ خدایا اگر مجھے مرزا صاحب کی صداقت کا حال نہ بتایا گیا تو میں قیامت کے دن جب باز پرس ہو گی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیوں ایمان نہیں لایا اور کس لئے بیعت نہیں کی تو میں یہی عذر پیش کروں گا کہ باوجود اتنے الحاح کے مجھے نہیں بتایا گیا۔ پھر کیا مجھے بلا حجت ہی دوزخ میں دھکیل دیا جائیگا۔ اھدنا الصراط المستقیم پڑھتے پڑھتے اتنی مدت گزر گئی مولیٰ پاک رحم فرما۔ آمین

آخر تخمیناً چار ماہ بعد مجھے خواب آئی جو کئی بار استخارہ اور دعوات کے بعد آئی تھی۔ کہ کوئی شہر ہے (غالباً قادیان دارالامان ہی ہے) اس میں حضرت مسیح موعود نے صبح کی نماز پڑھائی ہے۔ آپ فارغ ہو کر اندر کے کمرے سے باہر کے دوسرے کمرے میں آبیٹھے۔ نہایت نورانی چہرہ، ریش مبارک حنا سے رنگین۔ میں دل میں کہہ رہا تھا کہ مدت ہوئی سوال کرتے کرتے مگر جواب کا انتظار ہے۔ حضور کے دہن مبارک سے بڑی آواز یہ آئی:

"جس آونا سی اوہ تاں آگیا"۔

یہ آواز گو حضور کے منہ سے نکلی تھی مگر نہایت مؤثر ہو کر میرے دل میں جاگزیں ہو گئی۔ جس کی روشنی سے شک اور وہم کی تاریکی سب دور ہو گئی اور علم بالیقین ہو گیا کہ جس مسیح و مہدی کا انتظار تھا وہ یہی ہے۔ صبح کا وقت اور مسجد اور چہرہ مبارک نورانی۔ اور آواز وحی کی تاثیر دل نشین ہو گئی۔ پھر بیدار ہونے کے بعد کتاب مخالفانہ دیکھی۔ اس کے جواب کو دل نے پالیا۔ اور اکثر دوستوں اور شاگردوں کے رؤیا نے یقین کو ترقی دی۔ میرے چچا مرحوم کے پوتے گل حسن رحمہ اللہ نے سنایا کہ میں نے دیکھا کہ میں کعبہ شریف گیا ہوں۔ اور وہاں بیت اللہ کے اندر حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود کو دیکھا۔ اور آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ میری بیعت منظور فرمائی جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ اب مسیح موعود تمہاری بیعت لیں گے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو میرے پاس پڑھتے تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے گیارہ بار آنحضرت ﷺ سے مرزا صاحب کی صداقت سنی ہے۔ ایسے بہت سے دوستوں نے میرے یقین کی ایسے ہی رویا صادقہ سے امداد فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ پھر میں نے غالباً ۱۸۹۵ء میں بیعت کر لی۔

☆......☆......☆

اب حضور کا بڑا معجزہ جو خاص ہمارے گھر میں رونما ہوا لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔

عزیزم قاضی محمد ظہور الدین اکمل مڈل فارسی پاس کر کے گجرات انٹرینس پاس کرنے کے لئے گیا۔ اسے وہاں محنت اور اچھی غذا نہ ملنے سے حرارت شروع ہو گئی آخر ایک حاذق طبیب نے مجھے اور میری والدہ کو علیحدگی میں کہا کہ تمہارا لڑکا مدقوق ہو گیا ہے۔ اور دوسرے درجہ میں بیماری ترقی کر گئی ہے۔ اس لڑکے کو نہ بتانا۔ بس معمولی علاج کرتے رہنا اور صبر کرنا۔

یہ بات سنتے ہی میری کمر ٹوٹ گئی اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو ساتھ لے کر قادیان آیا۔ حضور مسجد مبارک کے سقف پر مع اپنے صحابہ اور معزز مہمانوں کے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں نے سنا ہوا ہے کہ سؤر المؤمن شفاءٌ (پس خوردہ مومن کامل شفا ہے) میرا لڑکا موت سے سخت بیمار ہے۔ یہ سنتے ہی حضور نے گوشت کی رکابی اور موجودہ روٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اٹھا لو۔

مولوی غلام رسول صاحب نے جھٹ حضرت کا پس خوردہ سنبھال لیا اور باوجود مطالبہ کے اور کسی کو نہ لینے دیا۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں ملا کر کپڑے میں باندھ لئے۔ پھر ہم وہ پس خوردہ لے کر گھر گئے اور عزیز اکمل کو آہستہ آہستہ کھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور حضرت اقدس کی برکت سے اس کی بیماری گھٹتے گھٹتے ناپید ہو گئی۔ ہاں ضعف اب تک نشان کے لئے باقی ہے۔

مولوی صاحب نے رؤیا کے ذریعہ مجھے بتایا کہ قاضی اکمل حضرت صاحب کی خدمت میں قادیان میں رہائش اختیار کرے تو صحیح و تندرست رہے گا۔ اس بنا پر یہ حضرت اقدس کا زندہ معجزہ ہے کہ اس کی زندگی باوجود ضعف و ناتوانی ایک بڑا کام لیتی ہے۔

پھر میرا دوسرا فرزند محمد نور الدین اجمل طاعون کے دنوں میں بشامت اعمال اسی بیماری سے سخت بیمار ہو گیا۔ اور اعدائے سلسلہ کے مخالفین تاڑنے لگے کہ کب موقع طعن و تشنیع ہاتھ آئے۔ اور اس کی بیماری حد سے متجاوز ہو گئی۔ وہاں ایک مجذوب فقیر رہتا تھا۔ اس نے بھی کہا کہ اب ملاں دنیاں فاتحہ کی کھالیں گے۔ میں نے مضطرب ہو کر حضرت کے حضور گولیکی سے خط لکھا کہ حضور بڑی توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور محمد نور کو زندگی باصحت بخشے۔

وہ بیماری سے دیوانہ ہو گیا تھا۔ اور دمبدم حالت بگڑ رہی تھی۔ یکایک بفضل ایزدی وہ اچھا ہو گیا۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہے اور اچھا بھلا قادیان دارالامان میں آتا جاتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ گولیکی کا امام و تعلیم تربیت کا کام کرتا ہے۔

اسی طرح بہت سی دعاؤں کو قبول ہوتے اور اس میں حضرت اقدس کے نشانات کو دیکھا۔

☆......☆......☆

اب میں اپنے عقائد اور فوائد کا ذکر کرتا ہوں جو میں نے حضور سے بفضلہ تعالیٰ پائے۔

لوگ کہتے تھے کہ مولوی امام دین پھرت گھرت ہے ایک پیر کا پجاری ہوتا تو بڑا اولیا بن گیا ہوتا۔ میرا جواب ہے کہ اگر میں ایک پیر گدی نشین کا پیرو ہوتا گو ان کے فوائد سے مستفید ہو جاتا مگر میں پکا پیر پرست اور گمراہ ہو جاتا۔ جو فائدے میں نے اپنی عمر میں پیروں فقیروں کے دیکھے وہ تو مشترک ہیں۔ وہ مسلم غیر مسلم متشرع غیر متشرع سب فقراء میں موجود ہیں۔ وہ تو دہریہ منکر خدا بھی جوگیوں مسمریزیوں کی مشق کر کے حاصل کر لیتا ہے۔ ہندو فقیر کہتے ہیں کہ جس داہر دا نر مل ہو۔ ہر جگدا رسول ہو۔ مشق سے قلب جاری ہو سکتا ہے۔ توجہ سے مرید کے دل میں عشق کی گرمی پیدا کر سکتے ہیں۔ میں نے خود مشق کروا کر اپنے معتقدوں میں یہ تصرفات کئے ہیں۔ برہمن بچہ میرے سے سیکھ کر بیماروں کو اچھا کر لیتا تھا۔ اپنے معمول کو بزرگوں کی زیارت کرا لیتا تھا۔ اور بت پرستی کرتا تھا۔ پیر پرست اپنے پیر کا تصور پکا کر اس سے کئی امور کا جواب لے لیتے ہیں۔ یہ سب بت پرستی ہے جو کہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں یہ فقیری ہے۔ ہاں فقر ہے مگر کفر۔ کاد الفقر ان یکون کفراً۔ صوفیوں نے لکھا ہے:

ما و کفار در سلوک برابریم
ولیکن در قیامت برتریم

(ہم اور کفار سلوک میں برابر ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ہم بلندیت سے ہیں اور وہ دوزخ میں)۔

میں نے اچھی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم و تربیت سے یقیناً جان لیا ہے کہ کفار کا ایک قدم بھی ہمارے سلوک کے برابر نہیں۔ وہ ذکر کرتے ہیں مگر واذکروا اللہ کما ھداکم کے ماتحت نہیں ہے۔

انسان کی حیات کی غرض صرف عبادت ہے۔ مگر یہ عبادت نہیں کہ وظائف خوانی ہے اور جوگیوں کی طرح پاس انفاس اور بے اطاعت بھوک پیاس سے مرو۔ اس طرح تو ایک قدم بھی تمہارا صراط مستقیم پر نہیں چلتا۔ ہر دم خدا کو یاد کرنا یہ نہیں کہ حبس دم کر کے قلبی حرکت سے خفقان کی بیماری پیدا کر لو۔ یا پاس انفاس سے نفی اثبات یا ھُو ھُو یا ھَو ھَو کی مشق کرو۔ میں نے اپنے کئی دوستوں سے ایسی باتیں سیکھی ہیں۔ مگر یہ واصل باللہ نہیں کرتیں۔ میں نے ایک مردار خوار (سانسی) کو اللہ الصمد کا ہر دم ورد کرنے سے کئی خوارق دیکھے وہ بیماروں کو اچھا کر دیتا مگر یہ کسب ہے۔ اللہ الصمد نہیں۔ ہر ایک لفظ بے معنی کی مشق سے ایسا کر سکتے ہیں۔

پس حسب فرمان مسیح موعود علیہ السلام صراط مستقیم ہی عبادت ہے۔ ان اعبدونی ھذا صراط مستقیم۔ واسجدو اقترب۔ اور عبادت تو وہی ہے جو ماتحت فرمان و سنت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شامل حال و افعال و اقوال ہو۔ کوئی بھی حرکت و سکون اور خیال و مقال آنحضرت ﷺ کی سنت جاریہ صحیحہ سے باہر نہ ہو اور عبادت میں حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت اور صفات ربانی کے رنگ میں رنگین ہو۔ طعام کھانا اور کھلانا تمہارے نفس کی طرف منسوب نہ ہو۔ بلکہ اس میں ربوبیت الہیہ کام کر رہی ہو یہاں تک کہ اپنی فنا پوری کر کے اسی کے ہو جاؤ۔ تب لقاء الٰہی پاؤ گے اور اسی پر بقا کی استدعا کر کے فانی فی اللہ باقی باللہ کا درجہ حاصل کرو گے مگر صرف خیالی نہیں بلکہ حالی ہو۔ مگر کوئی خود ریاضت بلکہ عبادت غیر مسنونہ کر کے بھی کچھ حاصل نہیں کر سکتے ہو۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان اعبدونی والی عبارت اتباع نبی کے بغیر محال ہے۔ الہامات غیر نبی باتفاق امت محمدیہ ظنی ہے۔ پس فی زماننا نبی کی ہی ضرورت تھی جو آگیا۔ اور حکماً عدلاً کی پیشگوئی اس نے پوری کر دی۔ اور نبی کا اتباع سوائے مشاہدہ و مجاہدہ اور یقین کے ناممکن ہے۔ اور جس زمانہ میں نبی نہ ہو اور اختلاف پڑ گیا ہو کون یقین دلائے کہ طریق نبوی یوں ہے۔ موجودہ زمانے میں چونکہ اختلافات کی حد نہیں رہی فیصلہ صراط مستقیم کا مشکل لاینحل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے وقت مسیح موعود کو نبی بنا کر بھیجا۔ حکم عدل ہو کر راہ حق بتائے اور اختلاف کو مٹائے اور حق دکھائے اور طالب کو ذات حق سے ملائے ہاں ؎

عشق است کہ تا منزل جاناں برساند
عشق است کہ از کید شیاطیں برہاند
عشق است کہ چوں برق دریں رہ بجہاند
عشق است کہ چوں باز بہ تیزی بپراند

ایک دفعہ میں نے حضور اقدسؑ کی ایک نظم عریضہ کی صورت میں بنا کر پیش کی تو حضور نے اپنے قلم مبارک سے سرخ سیاہی سے غالباً یہ لکھ دیا:

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

اور نیچے اس کی تفسیر تقویٰ اور احسان کے فوائد اور ان کے معنی بیان فرما دئے۔ گو یہ مضمون کچھ یاد ہے مگر

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

خطبہ جمعہ

اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو

ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۶ر نومبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۶ر نبوت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ. تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾.

(سورۃ الصّف: ۱۱، ۱۲)

یہ سورۃ الصّف کی آیات گیارہ اور بارہ ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ یہ سورۃ الصّف وہی ہے جس میں مسیح کی آمد ثانی کی خوشخبری دی گئی ہے اور بڑی وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر دی گئی ہے اور جماعت احمدیہ پر جو حالات آئندہ گزرنے تھے ان کے متعلق بھی واضح اشارے موجود ہیں اور کس طرح ایک ایسی جماعت نے تیار ہونا تھا جو مالی اور جانی قربانی میں بہت آگے بڑھ جانے والی تھی اور اس کے مقدر میں یہ بات تھی کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے مال بھی نچھاور کرے اور اپنی جانیں بھی۔ اس آیت کریمہ میں مال کا ذکر پہلے آیا ہے اور جانوں کا ذکر بعد میں۔

جب ہم سورۃ صف کہتے ہیں تو اردو میں یہی کہہ کر اشارے کرتے ہیں سورۂ صف کی طرف لیکن جو زیادہ عربی علم کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں وہ ہمیشہ الصّف ہی کہیں گے۔ مگر میں نے اردو طریق اختیار کیا ہے۔ اردو میں سورہ صفّ ہی کہا جاتا ہے اور مراد یہی ہے کہ الصّف جو قرآن کریم کی ایک سورت ہے۔ بہر حال یہ بہتر ہوا کہ ابھی مجھے اس طرف توجہ دلادی گئی ورنہ بعد میں کئی علماء نے لکھنا تھا کہ آپ صف پڑھتے رہے حالانکہ الصّف ہے۔ (چونکہ حضور انور اس سورۃ کا نام اب تک سہواً الصّٰفّٰت پڑھتے رہے تھے تو حضور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ الصّٰفّٰت نہیں بلکہ سورۃ الصفّ کی آیات ہیں جس پر حضور نے فرمایا)۔ یہ جو توجہ دلائی ہے بالکل درست ہے میں الصّٰفّٰت سمجھ رہا تھا یعنی میرے ذہن میں تو سورۂ صفّ ہی ہے شروع سے لے کر آخر تک لیکن اس قسم کے زبان کے غوطے کھا جایا کرتا ہوں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں یہ سب کے سامنے ظاہر ہے کہ ذہن میں ایک لفظ ہوتا ہے اور بعض دفعہ مضمون میں ڈوبا ہوا ایک دوسرا لفظ بیان کر رہا ہوتا ہوں تو یہاں بھی غلطی تھی جس کی طرف پرائیویٹ سیکرٹری کا ممنون ہوں کہ انہوں نے، فوری توجہ دلادی۔ سورۂ صفّ کی بات ہو رہی ہے صٰفّٰت کی نہیں اور لکھا ہوا بھی سامنے سورۂ الصّفّ ہی ہے مگر خدا جانے کیوں زبان پر الصّٰفّٰت ہی جاری رہا۔

ویسے صف اور الصّٰفّٰت میں ایک گہرا تعلق بھی ہے۔ صٰفّٰت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو صف باندھ کے خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور سورۂ صفّ میں بھی انہیں لوگوں کا بیان ہے جو صف باندھ کے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دشمن سے لڑتے ہیں۔ تو مضمون کے ایک ہونے کی وجہ سے غالباً کیونکہ دونوں میں ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے اس لئے شاید میرے ذہن میں یہ لفظ الصّٰفّٰت رہا نہ کہ صفّ۔ اب درستی کرلی ہے اب اس بارہ میں دوبارہ کسی کو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جمعہ میں جو اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان کو درست کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی جمعہ کے دوران ہی میں درست کر دیا کرتا ہوں اس لئے بغیر کسی ترمیم کے یہ خطبہ اسی طرح جاری ہونا چاہئے۔

اب میں پھر مضمون کی طرف واپس آتا ہوں۔ فرمایا گیا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر اطلاع دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گی۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم جان سکتے۔

یہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سورۃ الصّف وہی سورۃ ہے جس میں جماعت احمدیہ کی خوش خبریاں دی گئی ہیں اور اس پہلو سے یہ صفات خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ پر اطلاق پا رہی ہیں جو اس سورۃ میں بیان ہو رہی ہیں۔ اس میں بہت سے مضامین مخفی ہیں یعنی بالکل مخفی تو نہیں مگر ان کے اندر مضمر اس طرح چلے آرہے ہیں کہ اگر ذرا سا بھی غور کرو تو ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک ایسی تجارت ہے جو دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ مضمر بات یہ ہے کہ بہت سی دوسری تجارتیں ہیں جو دردناک عذاب سے نجات نہیں دیتیں۔ یہاں تجارت سے مراد محض کاروبار کی تجارت نہیں بلکہ صنعتوں کی تجارت بھی اس میں شامل ہے ہر قسم کے معاملات جن سے انسان کو منافع نصیب ہوتا ہے وہ تمام وسیع اقتصادی عوامل اس آیت کے پیش نظر ہیں جن کے ذریعہ قوم کی معاشیات چلتی ہیں۔ پس پہلی بات تو قابل غور یہ ہے کہ کیا سب دوسری تجارتیں دردناک عذاب کی طرف لے جانے والی ہیں؟ کیا تجارتوں سے کلیۃً روکا جا رہا ہے جو باقی تجارتوں سے الگ ہوتے ہوئے دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جو تجارت بیان فرمائی جا رہی ہے اس کی بنا ہی دوسری تجارتوں پر ہے۔

اگلی آیت میں یہ بات خوب کھول دی گئی ہے کہ تجارت سے جو تمہاری آمدنیں ہونگی ان آمدنوں کے خرچ کے معاملے میں ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ وہ خرچ درست ہو ورنہ وہ تجارتیں تمہیں دردناک عذاب کی طرف لے جائیں گی۔ تو تجارتوں سے نہیں روکا جا رہا، اقتصادی جدوجہد سے نہیں روکا جا رہا بلکہ اس کے نتیجے میں جو کچھ بھی حاصل ہوگا اس کو کس طرح خرچ کرنا ہے، یہ بیان فرمایا جا رہا ہے۔ اور ضمناً اس میں یہ بات داخل ہے کہ وہ مال جس کو خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی ہدایت دیتا ہے لازماً پاک و صاف ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا مومنوں سے گندے اموال طلب کرے۔ تو کیسا خوبصورت ضمنی اشارہ موجود ہے کہ **مومن تو وہی ہیں جن کی تجارتیں پاک اور صاف ہوا کرتی ہیں - ان میں کوئی گند کی ملونی نہیں ہوتی اور جو پاک و صاف تجارتوں کے نتیجے میں ان کو حاصل ہوتا ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اس کو مزید پاک کرتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ان کی عقبیٰ سنوار دیتا ہے** اور یہ بھی مضمر ہے کہ دنیا بھی سنوار دیتا ہے۔

ان لوگوں کو دردناک عذاب سے نجات دی جائے گی۔ دردناک عذاب سے مراد لازماً وہ عذاب نہیں جو آخرت کا عذاب ہے بلکہ اس دنیا میں بھی ایک دردناک عذاب ہے جو انسان اپنی زندگی ہی میں دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات انجام کے وقت اس کو وہ دردناک عذاب دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ جنہوں نے روپے جوڑے اور عمر بھر اپنے خزانے بھرے جب موت کے قریب پہنچتے ہیں تو اس درد سے تڑپتے ہیں کہ ان کا انجام نیک نہیں ہوا۔ کچھ بھی انہوں نے اپنے لئے آگے نہیں بھیجا۔ بسا اوقات ان کی اولادیں جن کو وہ پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہوتے ہیں ان کی زندگی ہی میں ایک دردناک عذاب کے لئے ان کو تیار کر رہی ہوتی ہیں، زندگی میں اس طرح تیار کرتی ہیں کہ زندگی بھر وہ ان کا رخ دیکھتے ہیں کہ ان کا رخ دنیا کی طرف ہو چکا ہے اور اپنے اموال کو خرچ کرنے میں وہ گندے مصارف اختیار کر چکے ہیں، ایسے مصارف جن سے نظر آرہا ہے کہ جو کمائی انہوں نے محنت سے کی تھی ان کی اولادوں نے آگے ضائع کر دینی ہے۔

بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ خطرہ درپیش ہوتا ہے اور نظر آرہا ہوتا ہے کہ اب یہ اولادیں ہاتھ سے نکلی جا رہی ہیں۔ جو کچھ ہم نے کمایا سب کچھ ضائع کر دیں گی یہ دردناک عذاب کی تیاری ہے جو زندگی بھر ہوتی رہتی ہے، موت کے وقت اس کا آخری انجام دکھائی دیتا ہے ہم نے تو اپنی اولادوں پر جو کچھ بھی خرچ کیا ضائع کر دیا، جو کچھ ان کے لئے پیچھے چھوڑیں گے وہ ان کو اور بھی زیادہ برباد کرے گا۔ تو دردناک عذاب سے مراد صرف یہی نہیں کہ

آخرت میں ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ وہ تو ہوگا ہی لیکن اس دنیا میں بھی وہ دردناک عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔

لیکن وہ مستثنیٰ ہیں، کون مستثنیٰ ہیں؟ جو پاک طریقوں پر خدا کے سکھائے ہوئے اسلوب تجارت کو اختیار کرتے ہوئے ایسی تجارتیں کرتے ہیں جن میں کوئی گند کی ملونی نہیں ہوتی۔ جو کچھ ان کو ملتا ہے پھر وہ اللہ ہی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں یعنی جس حد تک توفیق ہے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اَنْفُس کا خرچ بھی خدا کی راہ میں کرنا ضروری ہے۔ یعنی جانوں کے خرچ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی جانوں کو جو کچھ بھی عطا کیا ہے وہ اسی کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ مگر یہاں اموال کو پہلے مذکور فرمایا گیا اس لئے کہ وہ دور ایسا ہے جس میں مالی قربانی بھی نفسوں کی پاکیزگی کا موجب بننے والی تھی اور ایک قسم کی ایک پیشگوئی ہے کہ وہ لوگ جو مالی قربانیاں کریں گے ان کے نفوس ان کی مالی قربانیوں کے نتیجے میں پاک ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دن بدن وہ پاک سے پاک تر ہوتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں پھر وہ اپنے نفس بھی یعنی وہ تمام طاقتیں جو خدا نے ان کو بخشی ہیں وہ بھی خدا کی راہ میں خرچ کریں گے یعنی ان کے پاک ہونے کی علامت ان کے مزید خرچ ہونگے۔ یہ بظاہر ایک عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے مگر روزمرہ کے تجربے میں بالکل صاف دکھائی دینے والی چیز ہے۔

اللہ کی راہ میں جو شخص ایک بظاہر کڑوا گھونٹ بھر کے کچھ خرچ کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اس خرچ سے مجھے کچھ تکلیف پہنچی ہے لیکن رضائے باری تعالیٰ کی خاطر، نہ کہ دکھاوے کے لئے وہ کچھ خرچ کرلیتاہے، اس کی توفیق ہمیشہ بڑھائی جاتی ہے۔ خرچ کرنے کی توفیق مال ہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایسا شخص پھر کچھ اپنا وقت بھی دین کے لئے خرچ کرنے لگتا ہے اور اپنے علم کو بھی دین کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ نے اسے عطا کیا ہے جذبات، کیفیات، ہر چیز خرچ کرنے کا ایک ڈھنگ ہے اور رفتہ رفتہ اللہ اسے یہ ڈھنگ سکھاتا ہے کہ کس طرح اللہ کی راہ میں وہ سب کچھ دو جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ یہ مضمون ہے جس کا جماعت احمدیہ سے بہت گہرا تعلق ہے اور آج چونکہ تحریک جدید کا، نئے سال کا اعلان ہونے والا ہے اس لئے میں نے اسی مضمون کو آج کے لئے اختیار کیا ہے۔ اب اس مضمون کی مزید وضاحت میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں کرتا ہوں۔

پہلی حدیث تو مسلم کتاب الزھد و الرّقاق سے لی گئی ہے۔ یہ حضرت مُطَرِّف رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ ان کے والد نے مُطَرِّف سے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا، ابن آدم کہتا ہے میرا مال، ہائے میرا مال۔ اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی، ایک بہت ہی لطیف انداز ہے انسان کو اس مال کے متعلق متنبہ کرنے کا جسے وہ اپنا سمجھ رہا ہے۔ ہر شخص جو دنیا میں اللہ کی طرف سے عارضی طور پر مالک بنایا جاتا ہے وہ اسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے مگر ایک یہ بھی کہنے کا انداز ہے کہ اے ابن آدم کیا تیرا کوئی مال ہے بھی، سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا، وہ تیرا کہاں رہا۔

جو انسان نے کھایا اور خرچ کر کے ختم کر دیا وہ تو اب اپنا مال نہیں ہے۔ جو پہن لیا وہ پہن لیا، جو بوسیدہ ہو گیا وہ ختم ہو گیا اور تیرے کام کا نہیں ہاں جو تو نے صدقہ دیا وہ تیرے لئے اگلے جہان میں فائدے کا موجب ہو سکتا ہے لیکن وہ تو اگلے جہان کے لئے بھیج چکا ہے اب وہ تیرا مال نہیں رہا۔ تو نے اللہ کی راہ میں قربان کر دیا اسے آگے بھیج دیا اب آگے جا کے دیکھے گا کہ اس کا کیا بنا تھا۔ تو جو بچوں کے لئے پیچھے چھوڑ دیا وہ تو مرتے وقت اپنا رہتا ہی نہیں کسی اور کا ہو جاتا ہے۔ تو کتنا لطیف انداز ہے یہ سمجھانے کا کہ ابن آدم خواہ مخواہ شور مچاتا ہے میرا مال، میرا مال، اس کا مال تو کچھ نہیں، وہم ہے صرف۔

جو خرچ کیا وہ جیسا کہ میں نے عرض کیا وہ تو اس کا رہتا ہی نہیں ہاں خرچ کرنے سے پہلے کوئی مال اس کا ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ اس میں مضمر ہے۔ یہ مراد نہیں کہ بالکل ہے ہی کچھ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ کچھ ہے تو سہی مگر اس کا وہ تب بنے گا اگر اس کا خرچ اچھا ہوگا اور یہ وہی مضمون ہے جو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان ہوا ہے جو میں نے پہلے بیان کر دیا تھا۔ اپنا مال اگر بنانا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ تمہارا رہے گا۔ جو اس دنیا میں خرچ کرو گے وہ بھی تمہارا ہوگا، جو اس دنیا کے لئے آگے بھیجو گے وہ بھی تمہارا ہی ہوگا باقی سب کچھ خرچ تو کرو گے مگر خرچ کے ساتھ ساتھ ہی تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور تمہارا نہیں رہے گا۔

یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملفوظات میں یا اپنی کتب میں مختلف رنگ میں ان آیات کے مضمون کو کھولا ہے۔ سب سے جو پیارا اقتباس اس پہلو سے کہ جماعت احمدیہ کو اتنے پیار اور محبت سے مخاطب فرمایا ہے کہ شاید ہی کسی اور تحریر میں اس طرح بے ساختہ پیار پھوٹ رہا ہو جس طرح اس عبارت میں ہے جو فتح اسلام صفحہ ۳۴ سے لی گئی ہے۔ "اے میرے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" اتنا عظیم محبت کا اظہار ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ "اے میرے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک درخت وجود تھا اور اس میں وہی شاخیں آپ کی تھیں جو سرسبز تھیں اور جو خشک ٹہنیاں ہر سرسبز درخت سے لٹکی ہی رہتی ہیں وہ سرسبز درخت کی نہیں رہتیں۔ تو یہ عرفان کی شان ہے کہ آپ نے وہی مضمون جو ان آیات میں بیان ہوا ہے جس کی مزید وضاحت حدیث نے کی ہے اسی مضمون کو ایک نئے انداز میں پیش فرما رہے ہیں۔ فرمایا بظاہر میری جماعت میں تمہیں خشک ٹہنیاں بھی دکھائی دیں گی وہ تو ہر درخت کا حصہ ہوا کرتی ہیں۔ ہر درخت ان خشک ٹہنیوں کی پہلے آبیاری خود کیا کرتا ہے، ان کو اٹھاتا ہے، ان پر خرچ کرتا ہے یعنی درخت بھی اگر زندہ ہو اور باشعور ہو، زندہ تو ہے مگر اس طرح باشعور نہیں جیسے ہم سمجھتے ہیں مگر وہ درخت اس صورت میں جانتا ہوگا کہ جو کچھ بھی میں نے ٹہنیوں پر خرچ کیا ہے جو بعد میں خشک ہو گئیں وہ میرے وجود کا حصہ تھا میری محنت کی کمائی تھی اور وہ ٹہنیاں جو خشک ہو گئیں وہ ہاتھ سے جاتی رہیں، وہ اپنی نہ رہیں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے درخت وجود میں ان شاخوں کا ذکر فرمایا جو جماعت سے تو وابستہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی طرف منسوب ہوتی ہیں مگر خشک ہو چکی ہیں ان میں کوئی تروتازگی نہیں، ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ بعض دفعہ خشک ٹہنیاں بھی ہری ہو جایا کرتی ہیں اور بعض دفعہ ہری نہ ہوں تو جلانے کے کام آتی ہیں اور اسی لئے قرآن کریم نے جہنم میں جلنے والے لوگوں کا ایندھن کے طور پر ذکر فرمایا ہے وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃ جہنم میں انسان گویا اس طرح جلیں گے جیسے لکڑیاں جلتی ہیں۔

تو یہ خشک ٹہنیاں وہ ہیں جن کے متعلق دو امکانات ہیں، ایک احتمال ہے اور ایک امکان ہے۔ احتمال یہ ہے کہ یہ خشک رہیں اور اسی حال میں اگلی دنیا کے لئے روانہ ہو جائیں کہ وہ جہنم کا ایندھن بننے کے سوا اور کوئی کسی کام میں استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ اور دوسرا جو امکان ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان انتباہات پر غور کر کے، ان کی گہرائی میں اتر کے ہر خشک ٹہنی جس کا ایک زندہ درخت سے تعلق ہے اس زندہ درخت سے مزید تعلق قائم کر کے اپنی رگوں میں صحت مند وہ خون تو نہیں ہوا کرتا مگر خون ہی کی ایک قسم ہے، صحت مند مادہ، صحت مند مائع۔ رفتہ رفتہ خشک ٹہنیاں بھی پھولنے اور پھلنے لگتی ہیں اور یہ ایک عام مضمون ہے جس کا سب دنیا کو علم ہے کہ خشک ٹہنیاں جب تک وابستہ رہیں ان کی زندگی کے امکانات ہوا کرتے ہیں اگر وابستہ نہیں رہیں گی تو پھر کوئی امید بہار نہیں ہوتی۔

اسی کے متعلق کہا گیا ہے "وابستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" یعنی خزاں میں بھی تو وہ ٹہنیاں جو درخت سے لگی ہوئی ہوتی ہیں ساری کی ساری خشک دکھائی دیتی ہیں یعنی بعض درختوں میں تو ایک بھی سرسبز ٹہنی دکھائی نہیں دیتی ان کو خدا پھر زندہ کرتا ہے نا، اس لئے کہ بہار آجاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تو خشک ٹہنیوں کو زندہ کیا۔ فرماتے ہیں "بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں، لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں"۔ تو اس خزاں میں جو بہار آگئی ہے اس بہار سے جو درخت پھوٹتے ہیں ان میں سے بھی پھر بہت سے خزاں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یعنی چاروں طرف بہار ہی بہار کا منظر ہوتا ہے لیکن بدنصیبی کہ کچھ ٹہنیاں پھر خشک ہونے لگتی ہیں جو خزاں میں سوکھتی ہیں ان کا قصور نہیں مگر جو بہار میں سوکھ جائیں وہ بہت قصوروار ہوا کرتی ہیں۔

خزاں کے سوکھے ہوؤں کو آگ میں ڈالنا تو بسا اوقات بے وقوفی ہوگی کیونکہ زمیندار کو پتہ ہے کہ یہی درخت ہرا بھی ہو سکتا ہے اور اکثر خزاں کو خشک دکھائی دینے والا درخت بہار میں ہرا ہو جایا کرتا ہے تو جو جلد بازی سے کام لے اور اس کو کاٹ کے ایندھن کے طور پر استعمال کرے وہ انتہائی بے وقوفی کر رہا ہوگا اور اپنے آپ کو خود نقصان پہنچا رہا ہوگا اس لئے خزاں کا سوکھا ہوا جہنم میں نہیں ڈالا جاتا۔ لیکن بہار کا سوکھا ہوا اس بات کا سزاوار ہے کہ اسے جہنم میں جھونک دیا جائے سوائے اس کے کہ وابستہ رہے اس امید پر کہ شاید مجھ پر بہار آجائے۔

تو احمدی بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو وابستہ رہتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اتنے مر جاتے ہیں، ایسے بے روح ہو جاتے ہیں کہ پھر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا تو اس جماعت میں رہنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ بہتر ہے کہ ہم دنیا کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس جماعت سے کلیۃً تعلق کاٹ لیں پھر جو سرسبزی ان کو دکھائی دیتی ہے وہ محض دھوکہ ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ ایک دنیا کی سرسبزی ہے جو جتنا ان کو بڑھائے گی اتنا ہی بڑا وہ ایندھن بنیں گے۔ یہ مضمون قرآن کریم نے بہت سی اور آیات میں بڑے لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے کہ دنیا کی روئیدگی، دنیا کی سرسبزی کوئی بھی فائدہ نہیں دیتی۔ تو دیکھنے میں بعض دفعہ لگتا ہے۔ پس وہ لوگ جو امید بہار رکھتے ہوئے درخت کے ساتھ اپنا تعلق نہیں توڑتے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر شاید اللہ کا رحم ہو اور ہم پھر زندہ ہو جائیں، وہ خوش نصیب لوگ ہیں۔ جو تعلق توڑ لیتے ہیں وہ پھر ہمیشہ کے لئے اپنی دنیا اور اپنی عاقبت کو انجام کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کو غور سے سنو اور جس حد تک ہو سکے اس سے استفادہ کرو۔ "اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے"۔

یہاں چونکہ سرسبز شاخیں مخاطب ہیں اس لئے وہ ابھی تک یہی ردّعمل دکھاتی ہیں۔ جب بھی ان کو کوئی تحریک کی جائے وہ آگے بڑھ کر اس تحریک پر لبیک کہنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور ہمیشہ ہر مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یاد رکھیں یہاں اوّلین طور پر سرسبز شاخیں مراد ہیں۔ "میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize 100,000 rp, Second Prize 50,000 rp, Third Prize 25,000 rp

***For further details write to:* The Manager**

175, Merton Road .London SW18 5EF. U.K.

اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا"۔ یہاں لازمی چندے مراد نہیں ہیں طوعی چندے مراد ہیں جیساکہ تحریک جدید ہے، جیساکہ وقف جدید ہے۔

لازمی چندے وہی ہیں جن کو جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اپنے اوپر بحیثیت جماعت اور افراد پر ذمہ داریاں ڈالتے ہوئے بحیثیت جماعت اختیار کر لیا ہے اس جماعت کے فیصلے میں ساری جماعت داخل ہے۔ پس جو اپنے اوپر خود لازم کر چکے ہیں یہاں وہ بحث نہیں ہو رہی۔ اس میں تمام قسم کی وہ تنظیمات جو فیصلہ کر کے ایک چندے کو اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں وہ بھی شامل ہیں یعنی خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ جتنی بھی جماعتی تنظیمات ہیں ان میں چندوں کے لازم ہونے کی آگے قسمیں بنائی گئی ہیں مرکزی چندہ عام کہلاتا ہے طوعی لازمی چندہ، وصیت کا چندہ ہے۔ پھر اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کا چندہ، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ۔ ان سب کے چندے، اطفال کے چندے، یہ لازم تو ہیں مگر مل کر جماعت نے خود لازم کئے ہیں۔ جو تحریک جدید کا یا وقف جدید کا چندہ ہے یہ ان معنوں میں لازم نہیں ہے۔ اگر کوئی بنیادی سب چندے ادا کر رہا ہو اور یہ چندے نہ دے تو جماعت کی طرف سے اس پر کوئی حرف نہیں رکھا جاتا۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جماعت کا حصہ ہے لیکن وہ اولین اور سابقین میں شمار نہیں ہو سکتا۔ جو آگے بڑھنے والے، سبقت لے جانے والے ہیں ان میں تو شمار نہیں ہو گا مگر جماعتی نظام کے لحاظ سے عہدے ہر قسم کے اس کو ملیں گے ووٹ دینے کا حق ہو گا نظام جماعت کی دوسری دلچسپیوں میں پوری طرح حصہ لینے کا حق ہو گا ان حقوق سے اسے نہیں روکا جا سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو جانتے تھے کہ ان سب لازمی چندوں کے علاوہ بھی اگر زائد طور پر میں کچھ طلب کروں تو یہی وہ لوگ ہیں جو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے اس لئے فرما رہے ہیں کہ میں تم پر فرض نہیں کرتا۔ اب تم اپنے حالات دیکھو اور ہر ایک کے حالات مختلف ہیں اپنی توفیق کا جائزہ لو اور اس کے مطابق جتنا دل چاہتا ہے خدا کی راہ میں بڑھ بڑھ کر خرچ کرو۔ یہ اب ایسی نیکی ہے جس کا فیصلہ تم نے خود کرنا ہے اور بعینہ یہی طریق تحریک جدید میں اور وقف جدید میں جاری ہے۔ پہلے ایک سلسلہ شروع ہو گیا تھا جس کو کہتے تھے بارہ روپے کم سے کم ضرور دو، چھ روپے ضرور دو۔ میں نے اس سارے سلسلے کو ختم کر دیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان فیصلوں کی روشنی میں کھلی چھٹی دینا زیادہ بابرکت ہے اور جب میں نے منع کیا تھا تحریک جدید وغیرہ کو کہ اب تم نے لازماً یہ نہیں کہنا کہ چھ سے کم نہیں لینا، چھ ضرور دو یا بارہ ضرور دو یا پچاس ضرور دو بلکہ کھلا چھوڑ دو تو مجھے بعض احتجاجی خطوط ملے ان تنظیموں کی طرف سے کہ اس طرح تو ہمارے چندے کم ہو جائیں گے۔ میں نے کہا کم نہیں ہونگے، بہت بڑھ جائیں گے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنی جماعت پر ایک حُسن ظن کی توقع رکھ رہے ہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہوں اور پھل دینے میں کنجوسی دکھائیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر پھل دیں گی اور بعینہ یہی ہوا ہے۔

پچھلی تاریخ جو تحریک جدید کے چندوں کی آپ کے سامنے پیش کی جائے اس پر غور کر کے یہ موازنہ کر کے دیکھیں آپ حیران رہ جائیں گے اس فیصلے کے بعد ہر اگلا سال پہلے سے زیادہ اموال لے کر جماعت کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ لوگوں نے پہلے سے بڑھ بڑھ کر اموال جماعت پر نچھاور کئے ہیں یہاں تک کہ بعض جگہ مجھے روکنا پڑا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ اس دوڑ میں اپنی طاقت سے بھی کچھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک دوڑ تو وہ ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ تمہیں دنیا کے اموال کی کثرت حاصل کرنے نے غافل کر دیا اپنے مآل سے، اپنے انجام سے غافل کر دیا ہے۔

ایک وہ دوڑ ہے جس میں اپنے مال خرچ کرنے کی دوڑ ہے اور جس طرح دوڑوں میں بعض دفعہ یہ ہوا کرتا ہے کہ آگے بڑھنے کے شوق میں لوگ طاقت سے بھی بڑھ جاتے ہیں اس کا پھر بُرا اثر ان کے دلوں پر پڑتا ہے، ان کے عضلات پر پڑتا ہے فوراً ظاہر نہ بھی ہو تو بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے تو بعض دفعہ روکنا پڑتا ہے اور میرا یہی تجربہ ہے کہ بہت جگہ میرے روکنے پر لوگ رکے ہیں ورنہ اس سے پہلے بے دریغ خرچ کر کے ایک دوسرے سے خرچ کرنے کا اچھا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ جب یہ تاکید میں نے کی ہے تو امریکہ کے تحریک جدید کے چندوں پر وقتی طور پر برا اثر پڑا لیکن در حقیقت وہ برا اثر نہیں ہے کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ طوعی چندوں میں اتنا نہ زیادہ خرچ کریں کہ آپ کے روزمرہ کے چندوں پر بھی اس کا اثر پڑنا شروع ہو جائے اور آپ کی تجارتوں پر اس کا ایسا اثر پڑے کہ پھر آئندہ نسبتاً کم کمائیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے کم ہاتھ میں پائیں۔

یہ جب سمجھایا گیا تو بہت سے لوگ جو بے حد خرچ کر رہے تھے انہوں نے نسبتاً توازن اختیار کیا اور اپنے ہاتھ کچھ روکے لیکن میرے جائزے کے مطابق ان کے عمومی چندوں میں کمی نہیں آئی لیکن اس تنبیہ کے بعد تحریک جدید کے چندے میں کمی آئی ہے اور امریکہ جیسی جماعت جو بہت آگے تھی انہوں نے محسوس کیا، امیر صاحب کا دردِ دل کا اظہار مجھے پہنچا ہے کہ ہم اس بارے میں مجبور ہیں آپ کی جو ہدایتیں تھیں ان پر عمل کیا ہے اور اب اس میں کچھ کمی دکھائی دے رہی ہے، شرمندگی ہے۔ ان کو میں نے تسلی دلائی اور اب بھی میں تسلی دلا رہا ہوں کہ ہرگز شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری ہدایات کے نتیجے میں اگر وقتی طور پر چندوں میں کمی بھی آئے تو یاد رکھیں اس کے بعد وہ بہت بڑی بڑی برکتوں پر منتج ہو گی۔ ہمیشہ سے میرا یہی تجربہ ہے وقتی طور پر کچھ کمی محسوس ہو بھی تو آئندہ اللہ کے فضل سے وہ کمی بہت زیادہ اضافوں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ معاملہ یوں بیان فرمایا۔ "معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا"۔ کر سکتا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کر نہیں سکتے تھے۔ مطلب تھا کروں گا تو تمہیں مشکل پڑ جائے گی اس لئے نہیں کر سکتا، یہ مجبوری ہے۔ "تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے اور میرا عزیز کون ہے"۔ اے میرے عزیزو! اے میرے پیارو" اسی طرف اشارہ ہے۔ میرا دوست کون ہے اور میرا عزیز کون ہے وہی جو مجھے پہچانتا ہے"۔ اب اس میں بہت گہری حکمت کا راز کھول دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور دین حق کی راہ میں خرچ کرنا اس بات کو لازم کر دیتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانیں تو سہی۔ اگر کوئی شخص پہچان جائے کہ یہ ایک اتنی عظیم نعمت ہے جس کی تیرہ صدیاں انتظار کر رہی تھیں اب ہمیں نصیب ہوئی ہے ہم کیوں اس پیارے وقت کو ہاتھ سے ضائع ہونے دیں تو وہ تو ہمہ وقت اسی سوچ میں رہتے ہیں کہ کسی طرح اس وجود سے اور گہرا تعلق رکھیں اور جو تعلق رکھتا ہے وہی "میرے عزیزو، میرے پیارو" کی ذیل میں آیا ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "جو مجھے پہچانتا ہے مجھے کون پہچانتا ہے صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں"۔ اللہ کی طرف سے آئے ہوئے ہوں۔ ان کو جو جانتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے ان کی بہت آؤ بھگت کرتے ہیں۔ دنیا کے بھیجے ہوؤں کی بھی لوگ کرتے ہیں مگر جو یہ جان لے کہ اللہ کی طرف سے ایک نمائندہ بن کے آیا ہے کس طرح وہ اس پر اپنی جان اور اپنے اموال نچھاور کریں گے یہ تصور بھیجے ہوئے کے ساتھ بندھا ہوا تصور ہے۔ جتنا زیادہ یقین ہو کہ اس وجود کو اللہ نے بھیجا ہے اور ہماری خاطر بھیجا ہے اتنا ہی زیادہ اس سے محبت بڑھے گی اور اتنا ہی اس کے کہنے پر خرچ کی استطاعت بڑھے گی۔

اور پھر ساتھ یہ بھی فرمایا "دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالَم کا حصہ دیا گیا ہے"۔ یعنی اخروی دنیا کا۔ "وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے"۔ یہ سلسلہ وہ ہے جو جاری رہے گا۔ "جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں"۔ یہاں درخت وجود کی شاخوں کی تمام تفصیلات بیان ہو گئی ہیں۔ پیوند کر کے جڑ جانا، جو خون اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے وہ آپ کی رگوں میں دوڑنے لگے اس کو کہتے ہیں پیوند۔ پھر فرمایا "میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے وہ ضرور اس روشنی سے حصہ لے گا"۔ میں نور ہوں، نور لے کر آیا ہوں۔ ایک چراغ میرے ہاتھوں میں روشن ہے جس کو میں اٹھائے ہوئے ہوں جو بھی آئے گا لازماً وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔

اب حصہ دینے کا ارادہ ہو یا نہ ہو جس نے چراغ تھاما ہوا ہو جو بھی اس کے پاس آئے گا اس سے استفادہ کرے گا۔ یہ ایک ایسی طبعی بات ہے جس کو ہٹایا جا ہی نہیں سکتا یہ ہو کر رہے گی۔ پس فرمایا میں صاحب چراغ ہوں جو بھی میرے پاس آئے گا اسے ضرور روشنی ملے گی، اسے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ "مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا"۔ اب دور بھاگتا ہے کا مضمون اچھی طرح سمجھ لیں تو پھر میں اقتباس کو ختم کرتا ہوں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چراغ کے گرد نہیں رہ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد لالہ ملاوامل بھی تو بستے تھے اور بڑے بڑے دشمن بھی بستے تھے لیکن وہ چراغ کے پاس رہتے ہوئے بھی روشنی سے حصہ نہیں لے رہے تھے۔ دور بھاگنا جسمانی طور پر دور بھاگنا نہیں، وہ بھی اس دور ہونے کا ایک نتیجہ ضرور ہے۔

چوہدری ایشین سٹور۔ گروس گیراؤ۔ جرمنی کی طرف سے فخریہ پیشکش

سیل سیل سیل

۲۷ر نومبر ۱۹۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۹۹ء تک

۱۔ سپر کرنل باسمتی چاول	10Kg	33-90 D.M.
۲۔ ٹلڈا چاول	10Kg	42-90 D.M.
۳۔ احمد سویاں	200Grm	1-00 D.M.
۴۔ احمد پھینیاں	200Grm	1-50 D.M.
۵۔ احمد اچار	1 Kg	5-50 D.M.
۶۔ ابلے چنے	ایک درجن	7-90 D.M.
۷۔ آٹا	10 Kg	6-90 D.M
۸۔ تازہ مرغی کے لیگ پیس	10 Kg	25-90 D.M.
۹۔ تازہ جرمن حلال گوشت (ہاتھ سے ذبح کیا ہوا)	1 Kg	9-50 D.M.

ٹیلی فون کے کارڈ تھوک و پرچون مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز تمام قسم کی دالیں و مصالحہ جات و دوسری اشیاء مناسب داموں پر مل سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں تھوک و پرچون سودے بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
نیز شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے دیگیں، برتن اور پکانے کی سہولت بھی دستیاب ہے۔
ہمارے پاس احمد پروڈکٹس کی ایجنسی بھی ہے۔ تاجر حضرات اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھائیں

Choudry Asian Store

Schlesischestrasse 5A

64521-Gross Gerau, Germany

Phone: 06152-58603 Fax: 06152-56796

بعض لوگ جسمانی طور پر بھی دور بھاگ جاتے ہیں مگر یہاں مراد یہ ہے کہ چراغ کی روشنی دیکھنے سے جس حد تک کوئی محروم ہوتا چلا جائے اس کو بصیرت ہی نصیب نہ ہو، اس کو بینائی ہی نہ ملے وہ اسی حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دور ہٹتا چلا جائے گا اور وہ اس چراغ کی روشنی کے بظاہر اس کے قریب رہنے کے پھر بھی حصہ نہیں پائے گا۔ پس فرمایا "جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے۔ اب دور بھاگنے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک بدگمانی بھی ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بے انتہا نشانات دکھائے گئے لیکن بعض نشانات میں بعض دفعہ ایک ایسا ابہام کا پہلو ہوا کرتا تھا کہ جن کے دلوں میں مرض ہوتا تھا وہ تو بدگمانی میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ جن کے دل صدق اور یقین پر قائم ہوا کرتے تھے، جنہوں نے اس نور کو خود دیکھا ہوا ہو وہ سایوں سے دور نہیں بھاگتے۔ نور کے سائے بھی ہوا کرتے ہیں یعنی کچھ ایسے امور ہوتے ہیں جو بیچ میں اس طرح کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اس نور کی روشنی بظاہر ایک جگہ نہیں پڑ رہی اور ایک سایہ ساد کھائی دیتا ہے۔ پس جو ہمیشہ نور کو دیکھتے رہیں وہ سایوں کی وجہ سے نور سے کیسے بھاگ سکتے ہیں۔

بدظنی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بعض امور میں سایہ دیکھیں تو نور ہی کو چھوڑ دیں اور اس سے پیچھے ہٹ کر دور بھاگ جائیں وہ لوگ ہیں جو پھر ہمیشہ ظلمت میں ڈال دئے جائیں گے۔ یہ آخری تنبیہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ "جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا"۔ پھر ایسی ظلمت سے نکلنا اس کے بس میں نہیں۔

چونکہ اب وقت تھوڑا ہے اور اگر میں اقتباسات کو پڑھتا ہوں تو تحریک جدید کی جو رپورٹ پیش کرنی ہے وہ رپورٹ شاید پوری پیش نہ ہو سکے اس لئے بہتر ہے کہ اب میں رپورٹ پڑھنی شروع کر دوں۔ ایک اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخر پر میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ایک اقتباس الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۸ پر درج ہے وہ میں آپ کے سامنے ضرور رکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا "پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں"۔ اس زمانے میں حاضر کو تاکید تو ممکن تھی غائب کو تاکید کیسے ہوئی۔ وہ غائب تک بات پہنچاتے ہونگے تو پہنچتی ہو گی۔ مگر یہ زمانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ آگیا ہے کہ ہر حاضر بھی میرے مخاطب ہے اور ہر غائب جو میری نظروں سے تو غائب ہے مگر دور بیٹھے مجھے دیکھ رہا ہے، مجھے سن رہا ہے میں اس سے غائب نہیں ہوں۔ تو وہ غائب جو میری باتیں سن رہا ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے ان باتوں کو بیان کرتے ہوئے وہ سب مخاطب ہیں۔

فرمایا" میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو"۔ یہ ایک عظیم تحریک ہے جسے ہمیں ہمیشہ جاری کرنا چاہئے جس کے متعلق ہم بسا اوقات غفلت کر جاتے ہیں۔ لوگ خود چندہ دے دیتے ہیں اور چندوں سے آگاہ کرنے کا کام سیکرٹری مال یا سیکرٹری تحریک جدید وغیرہ پہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک روز مرہ کی عادت بنانی چاہئے۔ اپنی بیوی بچوں کو ہی نہیں بلکہ اپنے دوستوں وغیرہ کو بتاتے رہا کریں کہ دیکھو یہ تحریک چلی ہے کیا تم شامل ہو۔ اور اپنے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ان کو سکھایا کریں کہ ہمارا بھی تو ایک یہ حال تھا ہم کسی وقت میں چندوں کے معاملے میں کنجوس ہوتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے دن پھیر دئے ہیں اور اب ہم پر سچائی کا روشن سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اب ہم نے دیکھا ہے کہ ہم جو خرچ کرتے ہیں اللہ بڑھا چڑھا کر ہمیں دیتا ہے۔ ہمارے اموال میں برکت ڈالتا ہے ہماری مصیبتیں دور فرماتا ہے۔ ہمارے کئی قسم کے دکھ جن میں مبتلا ہو سکتے تھے ابتلاء سے پہلے ہی دور فرما دیتا ہے۔

تو چندوں کی برکت سے اس طرح آگاہ کرنا جیسے عموماً سیکرٹری مال آگاہ نہیں کیا کرتے۔ وہ تو صرف یہ بتاتے ہیں کہ آپ کا رجسٹر میں نام نہیں لکھا ہوا مگر صاحب تجربہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیں۔ "اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو"۔ یہ ساری جماعت کا کام ہے۔ "یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں"۔ آئندہ ہاتھ سے چلا جائے گا۔ "کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں نہیں مانگی جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے"۔

یہ جو آخری اقتباس کا حصہ ہے یہ بھی کچھ وضاحت طلب ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اس آیت کریمہ میں پہلے مالوں کا ذکر ہے تو مال تو مانگے جا رہے ہیں مگر بعد میں اَنْفُس کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں فرما رہے ہیں کہ اَنْفُس نہیں مانگے جا رہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے اقتباسات میں یہ وضاحت فرما دی ہے کہ مال خرچ کرو اور مال صرف وہی نہیں جو تمہارا صدوقوں میں بند ہو یا بینکوں میں جمع ہو۔ مال کے وسیع تر مضمون میں تمہاری جان، تمہاری صلاحیتیں، دماغی ہوں یا روحانی قلبی ہوں وہ ساری مراد ہیں۔ لیکن جو فرما رہے ہیں جانیں نہیں مانگی جا رہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں جب کہ واضح طور پر جانوں کے جہاد کے لئے بلایا جاتا تھا اس سے فرق ہے۔ اب جانیں قربان تو کرتے ہو مگر اس لئے نہیں کہ تم جانی جہاد کی طرف بلائے جا رہے ہو۔

دنیا کے کسی بھی ملک میں جماعت احمدیہ کو یہ ہدایت نہیں دی جا رہی کہ تلواریں اٹھاؤ اور لڑنا شروع کر دو۔ اگر اس راہ میں اس طرح قربان ہوتے تو اس کو اَنْفُس کی وہ قربانی کہتے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش نظر ہے۔ مگر دینی جہاد کر رہے ہوں جہاں تلوار نہیں اٹھا رہے لیکن جانیں پھر بھی جاری ہیں ان کی نفی مراد نہیں ہے۔ ایسی اطلاعیں تو آئے دن ملتی رہتی ہیں کہ احمدیوں کی جانیں ان سے چھین لی گئیں بظاہر، اور دراصل تو وہ خدا کے سپرد ہوئیں، مگر دشمن نے بظاہر ان سے چھین لیں۔ یہ جانیں اس لئے نہیں چھینی گئیں کہ انہوں نے تلوار کا جہاد کیا تھا۔ اس لئے چھینی گئیں کہ خدا کی راہ میں وہ اپنے مال اور اپنی ساری صلاحیتیں خرچ کر رہے تھے اور موت سے زندگی کی طرف بلا رہے تھے۔ اس کا بدلہ ظالم نے یہ دیا کہ ان کو بظاہر موت کی طرف بلایا لیکن فی الحقیقت سوائے اس کے کامیاب نہیں ہو سکا کہ ان کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر گیا۔

تو یہ کچھ اشتباہات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر پورا غور نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے تو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھتا ہوں مگر جب ان اشتباہات کو دور کرنے کی طرف توجہ کرتا ہوں تو وقت زیادہ لگ جاتا ہے۔ تو اب صرف اتنا سا وقت رہ گیا ہے کہ جو رپورٹ شعبہ مال نے بڑی محنت سے تیار کی ہے اس کا خلاصہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ جو بنیادی کہنے والی باتیں تھیں وہ یہی ہیں جو میں نے کہہ دی ہیں اب جماعتوں کا شوق بھی ہوتا ہے کہ ہمارا ذکر آئے اور اس ذکر کے نتیجے میں دعا ہو اس لئے میں اب مختصر ان کا ذکر کرتا ہوں۔

پہلے تاریخ۔ تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کو پورے چونسٹھ سال گزر چکے ہوئے ہیں۔ اس تحریک میں بعد میں دفاتر کے اضافے ہوتے رہے ہیں۔ دفاتر سے مراد یہ ہے کہ ایک رجسٹر ان لوگوں کا تیار ہو گیا جنہوں نے شروع میں حصہ لیا پھر وہ رجسٹر بند ہو گیا۔ اور ضرورت ہوئی کہ ایک اور دفتر قائم کیا جائے جو نئے آنے والوں کے رجسٹر کا حساب رکھے تو اس طرح تحریک جدید کے کام بانٹے گئے۔ مختلف دفاتر قائم ہوئے یعنی ایک دفتر کے اندر ہی جنہوں نے اپنا اپنائی پود کا حساب سنبھال لیا تو اس پہلو سے دفاتر بہت ہیں جن کا اضافہ ہوا اور اب پانچویں دفتر کے اضافے کا وقت قریب آ رہا ہے۔

آج میں تحریک جدید کے جس نئے سال کا اعلان کر رہا ہوں، یہ مختصر تاریخ میں نے آپ کو بتا دی ہے اس کی، اس رپورٹ کی وصولی کے وقت بیاسی ممالک کی رپورٹیں مل چکی تھیں۔ ایک سو پچاس سے زائد ممالک ہیں جہاں جماعت قائم ہو چکی ہے ان میں سے بیاسی ممالک کی رپورٹیں ملنا بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑی سنجیدگی سے قائم ہو رہی ہیں۔ جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں یا نئی جماعتیں ہیں اور بڑی ہیں وہاں تک پہنچنے میں ہم سے ابھی غفلت ہے، ابھی ہماری طرف سے پوری طرح ان کے ہاں نظام کو رائج نہیں کیا گیا۔ اور ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ نظام تو رائج کیا گیا مگر مرکزی بنیادی نظام اور ابھی طوعی چندوں کی طرف ان کو واضح طور پر نہیں بلایا جا رہا کیونکہ اس سے خطرہ پیدا ہو سکتا تھا کہ ان کو شروع میں جو استطاعت ہے اس سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے۔ پس یہ وجہ ہے کہ اگرچہ ممالک زیادہ ہیں مگر تحریک جدید کے نظام میں نسبتاً کم ممالک شامل ہیں اور وہ بھی بڑی تعداد ہے۔

بیاسی ممالک کی رپورٹیں مل چکی ہیں۔ ان رپورٹوں کی رو سے وصولی سولہ لاکھ چھیاسی ہزار پاؤنڈ ہوتی ہے، تحریک جدید کی وصولی۔ جو اس زمانے میں جو آپ کہا کرتے تھے کہ کم سے کم اتنا فرض ہے، اس کا عشر عشیر بھی وصولی نہیں ہوئی تھی سوواں حصہ شاید ہزارواں حصہ بھی وصولی نہ ہو۔ ۱۶،۸۶،۰۰۰ پاؤنڈ وصول ہوئے ہیں جو گزشتہ سال سے پینسٹھ ہزار پاؤنڈ زائد ہیں۔ اب گزشتہ سال سے زائد ہیں باوجود اس کے کہ امریکہ کے متعلق میں بیان کر چکا ہوں کہ وہاں کافی کمی آئی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی جو کرنسی کی حالت ہے آپ کو علم ہی ہے انڈونیشیا کی کرنسی کی جو حالت ہے وہ آپ جانتے ہیں تو اس طرح بہت سے ممالک ہیں جن پر کرنسی کی خرابی کی وجہ سے اگرچہ چندے ان کے کم نہیں ہوئے مگر جب پاؤنڈوں میں ان کو ڈھالا گیا تو کمی دکھائی دی ہے۔ اس لئے ان باتوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے جب اتنی بڑی عظمت عطا فرمائی ہے تو یہ اللہ کا خاص احسان ہے جس کا جتنا بھی ہم شکر ادا کریں کم ہو گا۔

اس سال جرمنی کی جماعت کو مبارک ہو کہ وہ اول نمبر پر آئی ہے باوجود اس کے کہ امیر صاحب مجھے ڈراتے رہے سارا سال کہ یہاں بھی حالات میں ابتری پیدا ہو رہی ہے بہت سے مہاجر واپس بھیج دئے گئے، چندوں میں کمی آگئی ہے۔ **مگر اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے چندے میں سب دنیا سے اس دفعہ جرمنی کی جماعت آگے بڑھ گئی ہے**۔ اس سے پہلے امریکہ اوّل نمبر پر ہوا کرتا تھا اب جرمنی کو توفیق ملی ہے اور ان کی جو وصولی ہے وہ گزشتہ سال سے معمولی زیادہ نہیں، گزشتہ سال سے انہوں نے اس سال ایک لاکھ پینتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت محنت سے دوڑ میں حصہ لیا ہے۔

SATELLITE WAREHOUSE

MTV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

ایک خاص جماعت جو قابل ذکر ہے وہ برما کی جماعت ہے ، حیرت انگیز ہے۔ بظاہر ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور اتنے زیادہ بظاہر توان کی مالی حالت بھی اتنی اچھی دکھائی نہیں دیتی، برما کے حالات آپ لوگ جانتے ہیں مگر تحریک جدید کی طرف انہوں نے اس دفعہ بہت زور مارا ہے۔ پچھلے سال کے مقابل پر تین گنا زیادہ انہوں نے چندہ وصول کیا ہے۔ اور چھوٹی سی جماعت ہونے کے باوجود پینتالیس ہزار پاؤنڈ تحریک جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں جو ٹیبلز (Tables) ہیں وہ بدل گئے ہیں۔ اور اچانک برما کا نام وہاں آگیا ہے جہاں کبھی کسی شمار میں وہ تھا ہی نہیں۔ اول جرمنی، دوم پاکستان، تین امریکہ اور برطانیہ "زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد" اس نے اپنی چوتھی پوزیشن کو نہیں چھوڑنا ہاتھ سے۔ اس دفعہ بھی اسی کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہے۔ چوتھی پوزیشن نہیں ہاتھ سے جانے دیتے ۔ پانچویں پہ کینیڈا اور چھٹی پر برما۔ کہاں جس کا نہ تین میں شمار تھا نہ تیرہ میں وہ چھٹی پوزیشن میں آگیا ہے اور انڈونیشیا ساتویں پر چلا گیا ہے۔

ہندوستان برما کے مقابل پر اندازہ کریں کتنی بڑی جماعت ہے۔ ہندوستان آٹھویں نمبر پر ہے۔ اب کرنسی کی قیمت کم ہونا بھی ان کے لئے کوئی جواز نہیں رکھتا۔ برما کی جماعت سے مار کھا جانا یہ تو حد ہی ہو گئی۔ زندہ باد برما اور زندہ باد ہندوستان آئندہ کے لئے۔ سوئٹزر لینڈ نویں پوزیشن پہ جا چکا ہے اور دسویں پہ بلجیم اور جاپان ہیں۔ بلجیم نے بھی ماشاء اللہ بہت ترقی کی ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہونے کے باوجود اب وہ جاپان کے ساتھ برابر ہو گئی ہے۔ پس اس مختصر ذکر کے ساتھ اور اس آخری ذکر کے ساتھ کہ پاکستان میں جو نمایاں طور پر پہلی جماعتیں ہیں جو اول آئی ہیں اسی ترتیب سے جس ترتیب سے میں نام پڑھ رہا ہوں۔ لاہور اول، ربوہ دوئم، کراچی سوئم، اسلام آباد چہارم، راولپنڈی پنجم اور باقی بہت سی جماعتیں ہیں جنہوں نے تھوڑے چھوٹے کام کئے ہیں ان سب کے لئے دعا کی تحریک کے طور پر انہوں نے لکھا ہے اس میں گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ، گوجر خان، حافظ آباد، فیصل آباد، خوشاب، حیدر آباد، میرپور، کنری، یہ ترتیب نہیں بلکہ ایسی بہت سی جماعتیں ہیں جن کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ پہلے کی نسبت زیادہ توجہ دی ہے۔ اس لئے دعا کے مستحق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں خطبے کے اختتام کا اور نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے ہر پہلو سے بہت مبارک کرے اور اس دلچسپ دوڑ میں ہم ہمیشہ ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور ایک دوسرے کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرتے رہیں۔

We the publishers, ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD, regret the following misprints in the book *Revelation, Rationality, Knowledge & Truth* (1st edition 1998). Copies of this errata will be available from the Ahmadiyya Muslim Missions worldwide so that the text may be corrected accordingly. Those who have given this book as a gift to someone should provide them with the errata.

ERRATA

Page 36	Line 32	For 'as made as' read 'as made a'.
Page 58	Line 18	For 'broke, loose,' read 'broke loose'.
Page 62	Line 26	For 'then' read 'than'.
Page 154	Line 14	For 'a shadow a doubt' read 'a shadow of a doubt'.
Page 213	Line 30	For 'them' read 'then'.
Page 306	Line 12	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
Page 330	Line 12	For 'life runs life as' read 'life runs as'.
Page 359	Last line	For 'disignated' read 'designated'.
Page 398	Line 29	For 'bought' read 'brought'.
Page 400	Line 10	For 'opponents' read 'opponent's'.
Page 450	Line 32	For 'it is not to impossible' read 'it should be possible'.
Page 526	Line 16	For 'to a' read 'to be a'.
Page 543	Line 31	For 'could they have' read 'could have'.
Page 583	Line 15	For 'an end' read 'on end'.
Page 592	Line 9	For 'would not to be' read 'was not to be'.
Page 612	Re 45	For 'AL-QASHIRI' read 'AL-QUSHAIRI'.
	Re 53	Before '*Sahih Muslim*,...' please read 'IMAM MUSLIM BIN AL-HAJJAJ BIN MUSLIM AL-QUSHAIRI AL-NAISAPURI'.
Page 675	Line 19	For 'does make' read 'does not make'.
Page 729	Line 48	For 'Gustave LeBon's' read 'Gustav Le Bon's'.
Plate 1	Line 5	For 'scrolls' read 'written scrolls'.
	Line 9	For 'Excretion' read 'Accretion'.

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

نمبر ۳۰ تک کا ترجمہ اور تشریح بیان ہوئی۔

بدھ ۹/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۳ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ جو سورۃ الحآقۃ کی آیت نمبر ۳۱ سے شروع ہوئی۔ اور سورۃ الحآقہ کے بعد سورۃ المعارج کا درس شروع ہوا۔

پچاس ہزار سال کے دن کے تعلق میں حضور نے بیان فرمایا کہ یہ تخلیق کا ایک دائرہ ہے جو اتنے عرصہ میں کمال کو پہنچتا ہے۔ آیات نمبر ۹ اور ۱۰ سے جس قسم کے حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ اس دنیا میں بھی ایٹمی جنگوں کے نتیجے میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ خوفناک ایٹمی جنگوں کی مصیبتوں میں مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور کوئی دوست کسی دوست کے کام نہیں آئے گا۔

جمعرات، ۱۰/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۸۶ جو ۶/ نومبر ۱۹۹۶ء کو براڈکاسٹ ہو چکی ہے دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۱/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی ۹/ دسمبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ چند اہم سوالات مع مختصر جوابات درج ذیل ہیں :

☆...... سورۃ القلم جو اس طرح شروع ہوتی ہے نٓ وَالْقَلَمِ وَمَایَسْطُرُوْن. مَآاَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْن۔ میں حرف نٓ سے کیا مطلب ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ ترجمۃ القرآن کلاس میں بھی اس پر بحث کی جا چکی ہے۔ نٓ کا ترجمہ دوات کرنا ایک forced ترجمہ ہے۔ عرب اسے اس طرح استعمال نہیں کرتے۔ نٓ کو بطور مقطعات کے استعمال کر سکتے ہیں۔ مقطعات میں ایک چیلنج ہے کہ ان ہی حروف سے تم بھی کوئی اس جیسی کتاب بنا کر دکھاؤ لیکن وہ نہیں بنا سکتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ یہ نٓ مقطعات میں نہیں سمجھا گیا لیکن ایک مصنف نے یہ کہا ہے کہ نٓ حرفوں میں سے ایک حرف ہے جو استعمال کیا گیا ہے۔ اگر نٓ کے معنے مچھلی کے ہوں تو قرآن مجید نے یونس کو مچھلی والا بھی کہا ہے اور اسی سورۃ کے آخر میں صاحب الحُوت کا ذکر آتا ہے۔ اس طرح یہ سورۃ عجائب سے پُر ہے۔

☆...... ایمان اور عقیدہ میں کیا فرق ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ ایمان کبھی زیادہ ہو سکتا ہے اور کبھی کم بھی ہو سکتا ہے۔ مگر عقیدہ میں یہ بات نہیں ہوتی۔ اس میں نہ کسی شہادت کی اور نہ کسی وجہ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً جاہل لوگ تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں اور رکھتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں بعض عقائد غور و فکر اور تحقیق کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتے ہیں لیکن ان باتوں میں خدا تعالیٰ پر غیر متزلزل ایمان ضروری ہے۔

☆...... کس قسم کا کفر سب سے بدتر ہے۔ کیا وہ جو کچھ حصے کو منسوخ سمجھتا ہے یا وہ جو بالکل عمل نہیں کرتا ؟ حضور انور نے فرمایا دونوں ہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

☆...... انور ابراہیم جو ملیشیا میں قید ہے حضور کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے ؟ حضور نے فرمایا یہ پہلے احمدی تھا۔ ربوہ میں تعلیم حاصل کی اس کا ایک اور ساتھی بھی احمدی تھا۔ جب واپس گیا تو سیاست کی وجہ سے احمدیت سے دور ہٹنے لگا اور پھر بالکل الگ ہو گیا۔ اب یہ ہے جو اسے سیاست سے ملا ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات بھی کئے گئے :

☆...... نماز میں رکعتوں کی مختلف تعداد کا فلسفہ کیا ہے ؟

☆...... Opec میں عام طور پر اقتصادیات کے ماہرین میٹنگ کر کے قیمتیں گھٹاتے بڑھاتے ہیں۔ اسلام کا اس بارہ میں کیا مشورہ ہے ؟

☆...... British Beef سے پابندی اٹھالی گئی ہے کیا اب اس کا استعمال محفوظ ہے ؟

(مرتبہ : امتہ المجید چوہدری)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

اوصاف عالیہ کاذکر ہے اور یہ بھی بیان ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اس کاشکر کرنے والے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کے خطبہ میں بھی شکر کے مضمون پر ہی کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا سب سے اول تعلق جلسہ سالانہ قادیان سے ہے جو حال ہی میں گزرا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس کثرت سے ہندوستان کے رہنے والے نو مبایعین اور دوسرے ہندوستانی تشریف لائے کہ ان کی تعداد ہر دوسرے جلسہ سے بڑھ گئی۔ یہ ایک نئی منزل ہے۔ اللہ نے اس کثرت سے ہندوستانیوں کو اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق بخشی ہے جن میں بھاری اکثریت نو مسلموں کی تھی۔ حضور نے فرمایا یہ جلسہ ایک ریکارڈ جلسہ ہے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس شان سے اللہ تعالیٰ نئے معیار ہمارے لئے مقرر فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی میری توجہ اس طرف بھی ہوئی کہ پاکستان میں کبھی کوئی جلسہ ایسا نہیں ہوا جس میں دس ہزار نو مبایعین شامل ہوئے ہوں اور غیر احمدیوں کی تعداد بھی نسبتاً معمولی ہوا کرتی تھی۔ غیر احمدی اور نو مبایعین کو ملا بھی لیں تو ربوہ کے جلسہ میں دو اڑھائی ہزار سے زائد تعداد نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضور نے فرمایا اللہ کے فضل سے ربوہ کے مقابل پر اس کا بڑھنا یہ خوش خبری ہے کہ جس ربوہ کے پیچھے یہ پڑے ہوئے ہیں اللہ ایسے ہزار ربوہ پیدا کر دے گا۔ اب دیکھو **اللہ تعالیٰ ہندوستان میں اس کثرت سے تمہارے لئے نئے انصار پیدا کر رہا ہے جو دینی کاموں میں تمہاری مدد کریں گے، جو قانتاً للہ نیکی کی راہوں میں آگے بڑھیں گے** اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ جو وعدہ تھا اور سلوک تھا وہی سلوک ہے جو ہمارے ساتھ خدا کے فضل سے جاری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ معاندین دیکھیں کہ اللہ کی تقدیر کس طرح ان کے مقابلے کر رہی ہے۔ ان کے سینوں میں آگ لگی ہوئی ہے اور اس کے سوا کچھ بھی ان کے پاس نہیں رہا۔ حضور ایدہ اللہ نے شکر کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے خصوصیت سے ہندوستان کے احمدیوں کو اس احسان پر شکر کے طریقے سمجھائے۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ پیش کرتے ہوئے ان کی روشنی میں شکر کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا کہ جب آپ کو کوئی چیز دیتا ہے اور آپ اسے جواباً جزاك الله خیراً کہتے ہیں تو یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بعض لوگ اپنی حماقت سے کہتے ہیں کہ مقابل پر دیا تو کچھ نہیں اور جزاک اللہ کہہ کر ٹرخا دیا۔ حضور نے فرمایا کہ بندہ کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ وہ تو خود محتاج ہے، اس کا محدود دائرہ ہے، اس سے بڑھ کر وہ دے ہی نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا جس نے جزاك الله خیراً کہا اس نے معاملہ خدا کے سپرد کر دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ دل کی گہرائی سے دعا دینی چاہئے۔ اور دل کی گہرائی سے یہ دعا تبھی اٹھ سکتی ہے اگر انسان کے اندر احسان مندی کا جذبہ ہو۔ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اس میں بڑا سبق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ **آپ روز مرہ کے معاملات کو آپس میں درست کریں اور احسان کا بدلہ جو بہترین دے سکتے ہیں وہ دعا کے ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک شرط ہے کہ اگر آپ خود اپنی طرف سے کچھ دے سکتے ہیں تو وہ دینے کے علاوہ یہ دعا دیں۔** یہ بھی حضور اکرمؐ کی نصیحت ہے کہ جسے کوئی چیز عطا کی جائے اگر اسے توفیق ہو تو اس کا بدلہ دے۔ حضور نے فرمایا کہ بندوں کے معاملہ میں تو کچھ نہ کچھ توفیق ہوتی ہے مگر اللہ کے احسان کا بدلہ اتارنے کی توفیق کسی کو نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر بدلہ اتارنے کی توفیق نہ ہو تو اس چیز کے ذریعہ اس کا شکر ادا کرو جو تمہیں دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بہت سے طریق ہو سکتے ہیں مثلاً یہ کہ اس چیز کو استعمال کرو اور اس کا فیض دوسروں تک پہنچاؤ۔ اسے بکثرت بیان کرنا اور دوسرے بنی نوع انسان کو اس سے فیضیاب کرنا یہ بھی اس کے شکر کا طریق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس مضمون کے حوالے سے نو مبایعین کے متعلق فرمایا کہ ان سب کو ہم دوبارہ اس راہ میں جھونک رہے ہیں جس راہ سے یہ ہمیں عطا ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان سے جو اطلاعیں ملی ہیں ان کے مطابق یہ نو مبایعین اس بات کو سمجھ گئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم شکر گزار بنتے ہیں اور بنیں گے اور جماعت نے ہم سے جو توقع کی ہے اس کے مطابق ایسا شکر کریں گے کہ ہندوستان کے کنارے گونج اٹھیں گے۔ چنانچہ وہ یہ ارادے لے کر وہاں سے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم سے تو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا وعدہ ابھی پورا ہو گیا ہے۔ اَزِيْدَنَّكُمْ میں ان کے معیار کے بڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ جس حال میں وہ آئے تھے اس سے بہت بہتر حال میں لوٹے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے **پاکستان کے احمدیوں کو بھی پیغام دیا کہ تکلیفوں کے شکوے شکایات پر صبر کریں۔ آپ کے صبر کا پھل خدا ضرور دے گا۔ وہاں بھی دے گا اور باہر تو بیشمار پھل لگ رہا ہے۔** اور ہم کبھی بھی اس بات کو نہیں بھولے کہ یہ خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے مظلوموں کی قربانیاں ہیں جن کا پھل ساری دنیا کھا رہی ہے۔ اور ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس طرح اس پھل کو استعمال کریں گے کہ خدا کی تقدیر ہر بار زِہْ کہے گی اور اس کا فضل پہلے سے زیادہ ہم پر نازل ہوتا چلا جائیگا۔

حضور ایدہ اللہ نے تاکیدی ہدایت فرمائی کہ **جتنے نئے آنے والے ہیں انہیں لازماً مالی قربانی کی عادت ڈال دینی چاہئے۔ اس سے انکا مال بڑھے گا، کم نہیں ہوگا۔**

حضور ایدہ اللہ نے کثرت سے مسجدیں بنانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مسجد میں مومن کی روح وجان ہے۔ مسجد جماعت کا قائم مقام ہے۔ اس بارہ میں افریقہ کو بھی ہدایت فرمائی کہ مسجدوں کی تعمیر سے رکنا نہیں۔ **کوئی جماعت ایسی نہ ہو جس کی اپنی مسجد نہ ہو۔ مسجدوں کی تعمیر کی طرف دنیا کے تمام ممالک متوجہ ہوں۔** پاکستان میں ہمارے دشمنوں کو مسجد سے جو دشمنی ہے اس کے باوجود جہاں جہاں جس طرح توفیق ہے مسجدیں بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ اللہ کی پکڑ دشمنوں کے اوپر تلوار کی طرح لٹک رہی ہے اور یہ تلواریں جگہ جگہ گر بھی رہی ہیں۔ مگر انہیں ہوش نہیں آ رہی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ پکڑ میں دھیما ضرور ہے اُمْلِي لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْن۔ جب بھی ان کے پیمانے بھریں گے اور مجھے تو اب بھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں تو پھر جو خدا کے دشمن تھے، خدا کے گھر مٹانے کے درپے تھے ان کے گھر ضرور مٹائے جائیں گے اور مٹائے جا بھی رہے ہیں مگر ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت کے ایک مربی عبدالقدیر صاحب کا ذکر فرمایا جو ۲۵ سال عمر قید کاٹ رہے ہیں۔ جج نے بار بار واضح کیا تھا کہ میرے نزدیک تم بالکل معصوم ہو مگر اسکے بعد فیصلہ یہ دیا کہ اسے قید میں ڈال دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس نے ہمیشہ کے لئے اپنی بربادی پر دستخط کئے ہیں۔ یا تو ایسا شخص قائل ہی نہیں کہ خدا حساب لے گا مگر خدا کو قائل کرنا آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ جو جیلوں میں ہیں ان کی سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ ہم خدمت سے محروم ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ساری جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اب رمضان بھی آ رہا ہے، اپنی راتوں کو ایسے اسیران راہ مولا کے لئے گریہ وزاری کے ساتھ واویلے میں تبدیل کر دیں۔ ایسا شور دل سے اٹھے کہ ناممکن ہو کہ خدا کی تقدیر حرکت میں نہ آئے۔

حضور نے فرمایا کہ جس طرح انہوں نے احمدیوں کی زندگیاں برباد کی ہیں ان کی زندگیاں لازماً برباد کی جائیں گی۔ اب یہ وہ فیصلہ دے بیٹھے ہیں جس کو واپس لینا ان کے بس میں ہی نہیں۔ ایسی قوم سے واسطہ پڑ رہا ہے جو ظلم کر کے ظلم سے ہاتھ کھینچنے کی اب طاقت نہیں رکھتی۔ حضور نے فرمایا کہ بے نظیر ہوں یا نواز شریف، انہوں نے ایسے اقدامات کئے ہیں کہ احمدیوں کے سلاسل کو اور بھی تنگ کیا۔ یہ آگ جو بھڑکائی ہے ان کے دلوں میں لازماً بھڑکائی جائے گی۔ توبہ کے دروازے تو یہ بند کر ہی چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ **اپنی عادت بنا لیں کہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرنا۔ گھر میں ہو یا گھر سے باہر ہو۔ بیوی بچے ہوں یا اعزہ و اقرباء ہوں یا غیر ہوں ظلم کا تصور بھی احمدی کے ذہن میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔**

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔
رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

VELTEX INDUSTRIES INC.
. . . . the worldclass fabric manufacturers
Specializing
in
velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint
at competitive pricing with best quality.
BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER
Wholesaler,
readymade garments producers
& converters are welcome
Pleasecontact:
Corporate Office,
VELTEX INDUSTRIES INC.
4th Floor, 14726 Ramona Avenue
Chino Hills, California 91710, USA
Phone: (909) 393-9935
Fax: (909) 393-8117
Web site: www.veltex.com
e-mail: veltex@veltex.com

سیّدُ الشُہور - شہرُ رمَضان کی اہمیت، فضائل، برکات اور صیامِ رمضان سے متعلّقہ مسائل و احکامات

یہ مضمون ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کے دسمبر ۹۷ اور جنوری ۹۸ء کے شماروں میں شائع ہونے والے مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کے تفصیلی مضامین اور بعض دیگر کتب کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر آیات، احادیث اور اقتباسات کے مکمل حوالہ جات اس مضمون میں شامل نہیں کئے گئے۔

تلخیص و ترتیب: محمود احمد ملک

قسط دوم

جن امور سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

عمداً یعنی جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹیکہ لگوانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی بے اختیار قے آجائے تو اس پر روزہ کی قضاء نہیں لیکن جو روزہ دار جان بوجھ کر قے کرتا ہے تو وہ روزہ قضاء کرے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

اللہ تعالیٰ کے محارم اور شعائر اللہ کی تعظیم اور حفاظت لازم ہے۔ روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بیمار، معذور اور مسافر کو رخصت دی ہے اس کے بعد بھی وہ شخص جو بغیر کسی ایسے عذر کے جس میں شریعت نے روزہ توڑنے کی اجازت دی ہو جان بوجھ کر روزہ توڑے تو سخت گنہگار اور سزا کا مستحق ہے۔ ایسے شخص پر اس روزہ کی قضاء کے علاوہ بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی اسے متواتر ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔

توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کیلئے کافی ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے خدا کے رسول میں ہلاک ہو گیا۔ آپؐ نے پوچھا تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا روزہ کی حالت میں میں نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم کو ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر بیٹھے رہو۔ اس دوران ایک شخص گدھے کو ہانکتا ہوا آیا جس کے اوپر کھجوریں لدی ہوئی تھیں۔ وہ کھجوروں کی ٹوکری حضورؐ کے پاس لایا۔

آنحضورؐ نے پوچھا وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا حضور کیا اس پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ غریب اور محتاج ہو؟ خدا کی قسم ان دونوں پہاڑوں کے درمیان اس شہر میں ہم سے زیادہ غریب کوئی گھر نہ ہوگا۔ اور ہم سب بھوکے ہیں اور ہمارے گھر کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

پس جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ بیٹھے لیکن پھر خلوص نیت سے نادم ہو اور سچی توبہ کرے مگر وہ کفارہ ادا نہ کر سکے تو وہ معذور سمجھا جائے گا اور دعا، ذکر الٰہی اور توبہ استغفار ہی اس کیلئے کفارہ ہو سکتے ہیں۔

کفارہ صرف فرض روزہ بغیر کسی حقیقی عذر کے جان بوجھ کر توڑنے کا ہے۔ جبکہ نفلی، قضائی یا نذری روزوں کو توڑنے کے بدلہ میں ایک روزہ رکھنا چاہئے۔

جن امور سے روزہ نہیں ٹوٹتا

اگر انسان کوئی چیز جان بوجھ کر کھا پی لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا۔ اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا۔ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس حدیث کے ساتھ "ولا قضاء علیه ولا کفارة" کے الفاظ اضافہ کے ساتھ آئے ہیں یعنی ایسے شخص پر جس نے بھول کر کچھ کھا پی لیا ہو نہ روزہ کی قضاء ہے اور نہ کوئی کفارہ ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے یا یہ کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا اور نہ ہی افطار کا وقت ہوا ہے تو ایسی صورت میں اس کا روزہ مکمل نہیں ہوگا اور اس کی قضاء ضروری ہو گی لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کوئی کفارہ ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رمضان میں ایک دن بادل وغیرہ کے باعث ہم نے (افطاری کا وقت سمجھ کر) روزہ افطار کر لیا لیکن اس کے بعد سورج نکل آیا۔ راوی ہشام تابعی سے پوچھا گیا کہ کیا پھر ان کو وہ روزہ قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تو ہشام نے جواب دیا کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی تھا؟

حضرت ابن عباسؓ روزہ دار کو یہ رعایت بھی دیتے ہیں کہ اگر ہنڈیا کا ذائقہ نمک مرچ وغیرہ چکھ کر تھوک دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اگر کُلّی کرتے وقت بلا اختیار چند قطرے پانی حلق سے نیچے اتر جائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں دوا ڈالنے، بے اختیار قے آنے، آنکھ میں دوا ڈالنے، نکسیر پھوٹنے، دانت سے خون جاری ہونے، مسواک یا برش کرنے، خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح دن کے وقت سوتے میں احتلام ہو جانے کی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سرمہ لگانے سے متعلق ہدایت یہ ہے کہ عورت دن کے وقت سرمہ لگا سکتی ہے۔ مرد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بحالت روزہ دن کو سرمہ نہ لگائے البتہ رات کو لگا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "دن کو سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے رات کو لگائے"۔

جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے اور روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا اور کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی روزہ دار کسی حادثہ میں مریض کو خون دے تو اس کے خون دینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے روزہ کھول دینا چاہئے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے روزہ ایسی مجبوری کی صورت میں خون دینے کے لئے روک نہیں بننا چاہئے۔

روزہ کیلئے نیت ضروری ہے

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اُسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔

اسلام نے اعمال کی بنیاد نیتوں پر رکھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "الاعمال بالنیات" کہ اعمال کا انحصار انسان کی نیت اور ارادہ پر ہے اس لئے اسلامی عبادات کے شروع کرنے کے لئے بھی اخلاص، نیت اور نیک ارادہ شرط ہے۔ یہی بات روزہ کے بارہ میں فرمائی ہے کہ اس کیلئے نیت کرنی چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ انسان رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اور نیت کر کے سوئے۔

روزہ کی نیت کرنے کیلئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔ نیت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ نیت طلوع فجر سے پہلے کی جانی چاہئے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا کہ آج سے رمضان شروع ہو رہا ہے یا سویا رہا، صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہو تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار دوپہر سے پہلے خبر ملی کہ کل رمضان کا چاند مدینہ کی کسی مضافاتی بستی میں دیکھ لیا گیا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا پیا وہ روزہ کی نیت کر لے اور جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے"۔

نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرتے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔ حضور ﷺ بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ ناشتہ کیلئے کوئی چیز ہے؟ اگر یہ جواب ملتا کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو چکی تھی اب میں کیا کروں؟ حضورؑ نے فرمایا: "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں"۔

آدابِ سحری

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے **مسلمانو! سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔**

یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی لیکن مسلمانوں کو سحری کا حکم ہوا۔ اس کا ذکر آنحضرت ﷺ یوں فرماتے ہیں کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔

سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے لیکن آدھی رات کو اٹھ کر سحری کھا لینا مسنون نہیں۔ اصل برکت اتباع سنت میں ہے اور سنت یہ ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑا پہلے انسان کھا پی لے۔ صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں کہ سحری کھانے کے بعد ہم نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **سحری کھانے کے ذریعہ دن کے روزہ (کی مشقت) اور رات کی عبادت (میں جاگنے) کے مقابل پر قیلولہ کے ساتھ مدد چاہو۔**

نیز فرمایا: **"سحری کیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو"۔**

پس سحری کھانا ضروری ہے اور اسکے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں لیکن اگر انسان کی اس وقت آنکھ کھلے جب فجر طلوع ہو چکی ہو اور سحری کھانے کا وقت نہ رہا ہو تو بغیر سحری کھانے کے روزہ رکھ لینا جائز ہے۔ لیکن بطور عادت کے ایسا کرنا پسندیدہ نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی سحری

رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سحری کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے انس میں نے روزہ رکھنا ہے مجھے کھانے کی کوئی چیز لا دو"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں

میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی لے آیا۔ اور اس وقت حضرت بلالؓ کی پہلی اذان ہو چکی تھی۔ حضور نے فرمایا "انس دیکھو (مسجد میں) کوئی اور آدمی ہے جو میرے ساتھ سحری میں شامل ہو" حضرت انسؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا تو انہوں نے کہا "میں تو ستو پی کر روزہ رکھ چکا ہوں"۔ حضورؐ نے فرمایا "ہم نے بھی روزہ ہی رکھنا ہے"۔ چنانچہ زید بن ثابتؓ نے حضورؐ کے ساتھ سحری کھائی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سحری میں کسی قسم کے تکلفات نہیں فرماتے تھے۔ جو میسر ہوتا تھا اس سے روزہ رکھ لیتے تھے بلکہ آنحضورؐ نے فرمایا کھجور مومن کیلئے کتنی اچھی سحری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام فرمایا تھا کہ صبح کی دو اذانیں ہوتی تھیں۔ پہلی اذان حضرت بلالؓ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اب سحری کا آخری وقت ہے جو شخص نماز تہجد ادا کر رہا ہے یا جو سویا ہوا ہے وہ بھی اٹھ کر سحری کھالے اور دوسری اذان حضرت ابن مکتومؓ اس وقت دیا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی اور اس کا مقصد سحری کے وقت کے ختم ہو جانے کا اعلان ہوتا تھا۔ لیکن اس میں گنجائش بھی رکھ دی کہ جب تک پوری طرح فجر نہ ہو جائے تو کھا پی سکتے ہیں خواہ اذان ہو رہی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **"جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ برتن رکھ نہ دے یہانتک کہ حسب ضرورت اس سے کھالے"۔**

افطاری کے آداب

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دن چلا جائے اور رات آجائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کر لو۔ اسی طرح ایک موقع پر فرمایا: **"دین اسلام اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔** کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے"۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو (افطاری کے وقت) سب سے جلدی افطار کرتے ہیں"۔

حضرت ابی اوفیٰؓ آنحضرت ﷺ کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں اس سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھا۔ غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ اس شخص نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتے دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد دو تابعی حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے امّ المومنین! حضورؐ کے صحابہ میں سے دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں۔ لیکن ان میں سے ایک تو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں (یعنی اول وقت میں)۔ اور دوسرے افطاری اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا ان میں کون جلدی کرتا ہے۔ بتایا گیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

روزہ کی افطاری کا وقت نہایت بابرکت گھڑی ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہوگا۔

آنحضرت ﷺ نے افطاری کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ **"ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے** اور یہ عمل روزانہ شام کو ہوتا ہے"۔ پس افطاری کے وقت کے نہایت بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی افطاری

آنحضرت ﷺ روزہ افطار کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز مغرب سے قبل تازہ کھجور کے چند دانوں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر تازہ کھجور میسر نہ ہو تو خشک کھجور کھا کر ہی روزہ کھول لیتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ملتی تو پانی کے چند چلو بھر کر افطاری کر لیتے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو بھی ایسی سادہ افطاری کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: **"جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ یہ بہت خیر و برکت رکھتی ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے جو طہارت مجسم ہے"۔**

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے اور کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کے لئے اور کوئی چیز موجود نہیں آپ خود کس سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم روٹی اس غریب عورت کو دے دو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

روزہ افطار کروانے کا ثواب

آنحضور ﷺ نے فرمایا: جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کمی نہیں آئیگی۔

سحری اور افطاری میں
اعتدال کو پیش نظر رکھیں

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ سحری اور افطاری کے وقت کھانے کے اہتمام میں اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کا یہ اہتمام رمضان اور روزوں کے مقاصد سے متصادم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پہلو سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "...... بھوکے رہتے ہو تو سارا دن یہ سوچ کر نہ گزارنا کہ جب روزہ ختم ہوگا تو پھر یہ یہ نعمتیں کھائیں گے۔ اتنا زیادہ کھاؤں گا کہ سارے روزے کی کسر مٹادوں گا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں "صوموا تصحوا" روزے رکھو تا کہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تبھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بے وقوفی تھی۔ رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارا ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔"

اپنی افطاریوں میں
غرباء کو بھی شامل کریں۔

بعض لوگ افطار پارٹیاں کرتے ہیں تو ان میں بھی اسراف سے کام لیا جاتا ہے اور افطاری کے نام پر ایسی مجالس لگائی جاتی ہیں جو رمضان اور روزوں کی غرض و غایت کے منافی ہوتی ہیں۔ پھر بعض لوگ افطاریاں صرف امراء کو ہی بھجواتے ہیں اور غرباء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ "افطاریاں اپنے سے امیروں کو یا اپنے ہم پلہ امیروں کو بھیجنے کی بجائے ڈھونڈیں کہ نسبتاً کون مسکین لوگ ہیں خدا کے۔ اور یہ مسکینی جو ہے یہ ایک نسبتی چیز ہے ضروری نہیں کہ ایسا غریب ہو کہ اس کو صدقہ ہی دیا جائے۔ حالات الگ الگ ہیں بعضوں کو کم ملتا ہے، بعضوں کو زیادہ ملتا ہے۔ تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر کسی کو خوش کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ڈھونڈیں ایسے لوگ جن کا کھانے پینے کا معیار روزمرہ کا اتنا اونچا نہیں جتنا ان کا ہے۔ اور اگر وہ ان کو بھیج دیں تو اس آیت کے مضمون کے مطابق وہ اپنے جیسے دولت مندوں میں دولت کے چکر لگانے کے مترادف نہیں رہے گا۔ پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہو کہ آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں، اردگرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو بھیجیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ **افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔ افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے** اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کے بھیجتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کیلئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی۔......"

افطاری کی دعوتوں سے متعلق
ایک اہم ہدایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آجکل کی افطار پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "افطاری کی دعوتوں کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ...... جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا...... رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے۔ اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کر عورتیں، بچے جاتے ہیں۔ وہاں خوب گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں"۔

سحری و افطاری کو
تربیت کیلئے استعمال کریں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: "دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت، افطاری کے وقت اکٹھے ہو رہے ہیں اس وقت عام طور پر لوگ گپیں مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ ...... میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں"۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر ۲

اسی سیدؔ کی تلاش کی اور اس کے پاس رات ٹھہرا اور صبح حضور کی ملاقات کے لئے گیا۔ مسجد میں پوچھا کہ حضور کب تشریف لائیں گے تو معلوم ہوا کہ دو بجے آئیں گے۔ میں وضوء وغیرہ کر کے مسجد میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضور تشریف لے آئے اور میں رخِ انور دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ حضور خدا کی طرف سے ہیں۔ میں نے مصافحہ وغیرہ کیا۔ مجھ سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے سب کچھ بتادیا۔ حضور نے فرمایا کہ کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا حضور کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔

اس کے بعد حضورؑ نماز پڑھانے لگے۔ اس وقت ہم تین مقتدی تھے جن کو حضورؑ نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز پڑھانے کے بعد حضورؑ اندر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد عصر کا وقت آگیا۔ میرے دل میں حضور کو دیکھنے کا بہت شوق ہوا مگر معلوم ہوا کہ حضور اب تشریف نہیں لائیں گے۔ اس لئے میں مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ اس کے بعد مؤذن نے مجھے وہاں سے نکال دیا.......... تو مجھے ایک ہندو ملا اور...... اس نے کہا کہ چلو دھرم سالہ میں رہو۔ تمہارا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور رات دھرم سالہ میں کاٹی اور صبح کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا کی اور نو بجے کے قریب اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت میں امرتسر پہنچا اور سٹیشن پر گاڑی کی انتظار کر رہا تھا تو میرے پاس ہی دو تین آدمی بیٹھے یہ کہہ رہے تھے کہ دریا تو نہروں کے نکالے جانے سے بالکل خشک ہو گئے ہیں۔ اب اس میں آدمی پیدل پانی میں سے چل کر پار ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر مجھے اس گاؤں والے مولوی کی بات یاد آگئی۔ اتنے میں میں نے گاڑی کو دور سے آتے ہوئے دیکھا اور میں نے دل میں سوچا کہ کالے گدھے سے یہی مطلب ہے کیونکہ گاڑی میں سے بے شمار مال اتارا گیا اور لوگوں کے اترنے سے سٹیشن بھرپور ہو گیا۔ پس یہ دو باتیں تو میرے دل پر نقش ہو گئیں۔ آگے دیکھئے؟ جس وقت میں گاڑی پر سوار ہو گیا تو جو راستہ یعنی راولپنڈی تک کا جو کئی دنوں میں طے ہوتا تھا اب کی دفعہ صرف ایک دن میں طے ہو گیا۔ پس یہ بھی ایک بات پوری ہو گئی کہ لاہور کا سبزی فروش پشاور جا کر ایک ہی دن میں سبزی بیچ کر واپس آجایا کرے گا۔

چونکہ مجھ پر مقدمہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھے اسی دن راولپنڈی پہنچادیا کہ جس دن ہماری تاریخ تھی، حضور کی زیارت کا ہونا تھا کہ مجھ پر ہر طرف سے کامیابی دکھائی دینے لگی۔ جس وقت میں منصفی (عدالت) میں پہنچا تو جس کھتری نے مجھ پر مقدمہ کیا تھا وہ ایک جگہ بیٹھا تھا۔ مجھ کو دیکھ کر اٹھا اور جس کپڑے پر خود بیٹھا تھا مجھ کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ میں حیران کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہی وہ کھتری ہے جو کل ہی میرے خون کا پیاسا تھا مگر آج یہ حالت ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے آج تک ہزاروں مقدمے لوگوں پر کئے مگر ایسی تکلیف کسی میں نہیں اٹھائی۔ اس لئے اب صلح کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مجھے اپنے کرایہ پر شہر میں لے گیا اور وہاں پر بڑا عالیشان کھانا کھلایا اور پھر اپنے خرچ پر مجھے گاؤں پہنچادیا۔

تین سال بعد میں پھر قادیان آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اب بفضل خدا کافی احمدی ہو گئے ہیں اور اب پہلے سے زیادہ انتظام ہے۔ پہلی دفعہ تو سونے کے لئے کہیں جگہ نہیں تھی مگر اب کی دفعہ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے کا اچھا خاصہ انتظام ہو گیا تھا۔ کھانا پکانے کے لئے ایک باورچی تھا جو کہ سب کچھ خود ہی کرتا تھا۔ اس دفعہ مجھ کو رستہ میں وہ لوگ کثیر تعداد میں دکھائی دئے جو کہ حضورؑ کے متعلق بدزبانی سے کام لیتے تھے۔ اور دل ہلا دینے والی گالیاں اور بکواس کرتے تھے۔ قادیان میں کچھ دیر رہنے کے بعد میں پھر اپنے وطن چلا گیا۔

ان دنوں میں بالکل ہی اس بات سے ناواقف تھا کہ بیعت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ بس دیدار کرنے سے ہی احمدی ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے کوئی بیعت وغیرہ نہ کی۔ اور دو دفعہ صرف زیارت کر کے ہی واپس جاتا رہا مگر چونکہ حضورؑ کی محبت دل میں بیٹھ چکی تھی اس لئے بار بار قادیان آنے کو جی چاہتا تھا مگر حالات چونکہ اجازت نہ دیتے تھے اسلئے میں قادیان نہ آسکتا تھا۔ پھر بھی میں نے کوشش کی اور پھر تین سال کے بعد تیسری دفعہ قادیان آیا۔ جب یہاں پہنچا تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضورؓ نے مجھ سے سب کچھ پوچھا کہ آئے کہاں سے ہو اور کس لئے آئے ہو تو میں نے سب کچھ الف سے ی تک بتادیا۔ حضورؓ نے حیران ہو کر پوچھا کہ تین دفعہ قادیان آچکے مگر بیعت نہ کی۔ میں بھی حیران ہی ہو گیا کہ بیعت کیا ہوتی ہے۔ جو لوگ حضورؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے بھی کہا کہ یہ آدمی دو تین دفعہ قادیان آ چکا ہے مگر بیعت نہیں کی۔ یہ سن کر حضورؓ مجھے اپنے ساتھ بحضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے گئے اور بیعت کرائی اور میرا نام رجسٹر پر لکھ لیا اور انگوٹھا بھی اس پر چسپاں کر دیا۔

ایک بات جو میں بھول گیا تھا وہ یہ ہے کہ وہ جو اس گاؤں والے مولوی صاحب نے کہا تھا کہ میرے پوتے بدنصیب رہ جائیں گے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانیں گے۔ آج کل میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی سے کام لے رہے ہیں۔

(رجسٹر روایات نمبر ۳ صفحہ ۲۲ تا ۲۵)

یہ روایت پیش کر کے ساتھ ساتھ اس کی ضروری وضاحتیں کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے آغاز سے لے کر اس وقت تک کی باتیں ہیں جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ بکثرت پھیلنا شروع ہوا۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی ایک تحریر جو ۱۹۰۰ء کی ہے پیش کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ: "حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کسی بات کا رنج نہیں ہوتا کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔ مجھے یاد ہے کہ جن دنوں آدمیوں کی آمدورفت کم تھی۔ آپؑ بڑی آرزو کیا کرتے تھے کہ کاش اپنی ہی جماعت ہو جس سے مل کر پانچ وقت نماز پڑھا کریں اور فرماتے تھے میں دعا میں مصروف ہوں...... اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا منظور کر لے گا.......... آج خدا کا فضل ہے کہ پانچوں نمازوں میں اپنے ہی آدمی اسی نوے سے کم نہیں ہوتے"۔

(سیرۃ مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ ۴۲)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پیش فرمایا جس کا تعلق قادیان کی درجہ بدرجہ ترقی اور جماعت احمدیہ کی درجہ بدرجہ ترقی اور اللہ تعالیٰ کی خوشخبریوں سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کی گئی تھیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"خدا نے اپنے ان تمام وعدوں کو پورا کیا جو ایک زمانہ دراز پہلے پیشگوئی کے طور پر کئے تھے۔ اور طرح طرح کی تائیدیں اور طرح طرح کی نصرتیں کیں اور جن مشکلات کے تصور سے قریب تھا کہ میری کمر ٹوٹ جائے اور جن غموں کی وجہ سے مجھے خوف تھا کہ میں ہلاک ہو جاؤں اُن تمام مشکلات اور تمام غموں کو دور فرمایا اور جیسا کہ وعدہ کیا تھا ویسا ہی ظہور میں لایا۔ اگرچہ وہ بغیر سبقت پیشگوئیوں کے بھی میری نصرت اور تائید کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ ایسے زمانہ اور ایسی نومیدی کے وقت میں میری تائید اور نصرت کے لئے پیشگوئیاں فرمائیں کہ وہ زمانہ آنحضرت ﷺ کے اُس زمانہ سے مشابہ تھا جبکہ آپ مکہ معظمہ کی گلیوں میں اکیلے پھرتے تھے اور کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا اور کوئی صورت کامیابی کی ظاہر نہیں تھی۔ اسی طرح وہ پیشگوئیاں جو میرے گمنامی کے زمانہ میں کی گئیں اس زمانہ کی نگاہ میں ہنسی کے لائق اور دور از قیاس تھیں اور ایک دیوانہ کی بڑ سے مشابہ تھیں کس کو معلوم تھا کہ جیسا کہ ان پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا گیا ہے سچ مچ کسی زمانہ میں ہزارہا انسان میرے پاس قادیان میں آئیں گے اور کئی لاکھ انسان میری بیعت میں داخل ہو جائیں گے اور میں اکیلا نہیں رہوں گا جیسا کہ اُس زمانہ میں اکیلا تھا۔ اور خدا نے گمنامی اور تنہائی کے زمانہ میں یہ خبریں دیں تا وہ ایک دانشمند اور طالب حق کی نظر میں عظیم الشان نشان ہوں۔ اور تا سچائی کے ڈھونڈنے والے یقینِ دل سے سمجھ لیں کہ یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ممکن ہے کہ انسان کی طرف سے ہو۔ اُس زمانہ میں کہ میں ایک گمنام اور اکیلا اور نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا جس کی نسبت توقع ہو سکتی تھی کہ بآسانی لوگ اس پر جمع ہو جائیں گے۔ ایسے وقت میں اور ایسی حالت میں کون انسان ایسی پیشگوئیاں کر سکتا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس (۲۵) برس پہلے شائع ہو چکی ہیں جن میں سے بطور نمونہ ہم ذیل میں لکھتے ہیں.........."

حضور ایدہ اللہ نے وقت کی کمی کی وجہ سے عربی عبارات کو چھوڑتے ہوئے ان کا ترجمہ پیش فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا فرمودہ ترجمہ ہے۔

"جس وقت خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا اس وقت کہا جائے گا کہ کیا یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہ تھا۔ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ یعنی یہ خیال مت کر کہ میں تو ایک گمنام اور اکیلا اور احدٌ من الناس آدمی ہوں یہ کیونکر ہوگا کہ میرے ساتھ ایک دنیا جمع ہو جائے گی۔ کیونکہ خدا ارادہ کر چکا ہے کہ ایسا ہی ہوگا اور اس کی مدد قریب ہے۔ اور جن راہوں سے وہ مالی مدد آئے گی اور ارادت کے خطوط آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی اور گہری ہو جائیں گی۔ یعنی بکثرت ہر ایک قسم کا مال آئے گا۔ اور دور دور سے مریدانہ خطوط آئیں گے۔ اور نیز اس قدر لوگ کثرت سے آئیں گے کہ جن راہوں پر چلیں گے ان راہوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم خود آسمان سے الہام کریں گے۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تیرے ذکر کو خدا اونچا کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کر دے گا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت چلا آتا ہے کہ تیری مدد کی جائے گی۔ اور دنیا جہان میں تیرے نام کو شہرت دی جائے گی۔ اور تو اس سے کیوں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا۔ پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدیں کرے اور یہ وعدے پورے کر کے دکھلا دے۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ اُن کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو اُن کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ تو ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے تیرے حجروں میں آکر آباد ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصفّہ کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصّفہ کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ بہت قوی ایمان والے ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ سو ہم ایمان لائے۔ ان تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہونگی۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۱ تا ۷۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں امام الزمان ہوں۔ اور خدا میری تائید میں ہے۔ اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے"۔.......... "اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچادیا جو میرے ذمہ تھا"۔ (ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۷)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب جتنے قادیان میں آنے والے ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد ان کو جس قسم کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ لوگ ان کی آنکھوں کے سامنے ذلیل اور رسوا ہو کر رہیں گے اور کبھی بھی ان کو کامیابی عطا نہیں ہو گی۔ **(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)**

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ہمیں موصول ہونے والے ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ایک درویش اور عادل بادشاہ

مسلمان مغل بادشاہوں نے ہندوستان پر قریباً ساڑھے تین سو سال حکومت کی لیکن مغلیہ تاریخ کے وہ بادشاہ جو پکے مسلمان تھے اور نہ صرف خود ممنوعات سے پرہیز کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی باز رکھتے تھے، اورنگزیب عالمگیر تھے۔ اُنہوں نے محض مذہب کی خاطر اپنے تخت کو معرض خطر میں ڈال دیا لیکن استقلال سے اس پر قائم رہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹؍جون ۱۹۹۸ء میں اُن کے حالات و خدمات مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کے قلم سے انسائیکلوپیڈیا سے منقول ہیں۔

۱۴؍نومبر ۱۶۱۸ء کو شاہجہاں اور ممتاز محل کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کا نام اُسکے باپ شاہجہاں نے عالمگیر اور دادا جہانگیر نے اورنگزیب رکھا۔ اورنگزیب کی عمر ابھی دو سال تھی کہ شاہجہاں نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف بغاوت کردی اور اپنے بیوی بچوں کو ہمراہ لے کر چار سال تک بنگال مگر تلنگانہ میں پھرتا رہا اور آخر کار معافی مانگ لی اور اپنے دونوں بیٹوں اورنگزیب اور داراشکوہ کو جہانگیر کے دربار میں بھیج دیا جنہیں ملکہ نور جہاں کی زیر نگرانی تربیت کیلئے محل میں بھیج دیا گیا۔ ۱۶۲۸ء میں جب شاہجہاں تخت شاہی پر بیٹھا تو اورنگزیب کے لئے پانچ سو روپیہ وظیفہ مقرر ہوا۔

اورنگزیب کو بڑے بڑے علماء کی شاگردی کا موقع بھی ملا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا، فارسی مضمون نویسی میں نام پیدا کیا، نیز گھوڑ سواری، تیر اندازی اور فن سپاہ گری میں بھی کمال حاصل کیا۔ خط نسخ میں خطاطی کا فن بچپن سے ہی سیکھا اور قرآن کریم کی ایک کاپی خوبصورت لکھ کر اور سات ہزار روپے کے خرچ سے مزیّن کر کے مدینہ منورہ بھیجی۔

۱۶۳۶ء میں اورنگزیب کو دکن کا صوبیدار مقرر کیا گیا۔ اس دوران اُنہوں نے کئی بغاوتوں کو فرو کیا اور نئے علاقے فتح کئے۔ پھر یکے بعد دیگرے وہ گجرات، سندھ اور ملتان کے گورنر مقرر ہوئے اور ان علاقوں میں امن و امان قائم کیا۔ شاہجہان کی آخری بیماری کے وقت ملک میں ابتری پھیل گئی اور داراشکوہ نے عملاً تخت سنبھال لیا۔ چنانچہ اورنگزیب کو اپنے بھائی کو دو بڑی جنگوں میں شکست دے کر تخت حاصل کرنا پڑا۔ اور ۱۶۵۹ء میں وہ بادشاہ بنے۔ اورنگزیب نے اپنے شاندار دورِ حکومت میں نہایت اہم کام کئے۔ نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے مالیات، فوجی بھرتی، محصولات، مذہبی وقف و خیرات، خبریں بھیجنے، ڈاک اور لوگوں کی اخلاقی دیکھ بھال کے محکمے قائم کئے، فیکٹریوں اور کارخانوں کا قانون وضع کیا اور انصاف کا نہایت اعلیٰ معیار قائم کیا کہ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی خود دربار میں حاضر ہو کر درخواست پیش کر سکتا تھا۔ انصاف کے بارے میں مذہبی تفریق ختم کردی اور مساجد کے ساتھ ساتھ مندروں کے لئے بھی جاگیریں وقف کیں۔ سڑکیں بنوائیں اور اُن کے کنارے درخت لگوائے، مدرسے کھلوائے اور علماء و طلبہ کے وظائف مقرر کئے۔ اُن کی سلطنت بہت وسیع تھی وہ آسام اور تبّت بھی مسخر کر چکے تھے۔

عالمگیر نے قریباً اسّی قسم کے محصول یک قلم موقوف کر دیئے، ہر قسم کے نذرانوں پر پابندی لگادی۔ مالگزاری کے اصول بنائے اور یہ قاعدہ ختم کردیا کہ عہدیداران سلطنت کی موت کے بعد ان کی جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔ نیز تمام اضلاع میں سرکاری وکیل مقرر کئے اور پہلی بار یہ اعلان کروایا کہ اگر کسی کو بادشاہ پر بھی دعویٰ کرنا ہو تو کرے اور اگر حق ثابت ہو جائے تو اپنا مطالبہ وصول کرے۔ انہوں نے بادشاہ پرستی کا رواج (درشن کا طریق) ختم کردیا اور تکلفات مٹاکر حکم دیا کہ لوگ معمولاً السلام علیکم کہا کریں۔ دربار میں زیور پہننے، سجدہ کرنے سے منع کردیا۔ گانا بجانا بند کردیا۔ احتساب کا محکمہ قائم کیا۔

عالمگیر نے اپنے ذاتی مصارف کے لئے محض چند گاؤں مخصوص کر کے باقی ساری جاگیر کو بیت المال کے سپرد کردیا۔ انہوں نے بالکل سادہ اور زاہدانہ زندگی بسر کی۔ ایک سیاح نے ۱۶۶۵ء میں لکھا کہ "وہ نحیف و زار ہو گیا تھا اور اس لاغری میں اس کی روزہ داری نے اور اضافہ کردیا تھا"۔ اپنی روزی کمانے کے لئے انہوں نے خطاطی بھی کی اور کلاہیں بھی بنائیں۔ سن شمسی کی جگہ سن قمری کا استعمال شروع کروایا۔ مساجد کا انتظام نہایت عمدگی سے کیا۔ کئی سال کی محنت کے بعد علماء سے فقہ کی جامع کتاب "فتاویٰ عالمگیری" تیار کروائی۔

عالمگیر نے دشمنوں کے خلاف کامیاب تلوار کشی کی لیکن اپنے ذاتی دشمنوں کو فراخدلی سے معافی دی اور اُن کے ساتھ صلہ رحمی بھی کی۔ وہ نہایت سنجیدہ و متین تھے اور کبھی نامناسب بات مونہہ سے نہیں نکالتے تھے۔

۵۰ سال اور چند مہینے کی عدیم المثال حکومت کرکے اورنگزیب عالمگیر ۹۱ سال کی عمر میں ۱۷۰۷ء میں احمد نگر کے مقام پر انتقال کرگئے اور خلد آباد ضلع اورنگ آباد میں مدفون ہوئے۔

-......☆......☆......☆......-

ایک دانشور جسے احمدی ہونے پر فخر ہے

انسانی حواس کے ماہر ایک ڈاکٹر Wolf Gang Schmidt متعدد ثقافتوں اور مذاہب کے موازنہ کے ماہر اور کئی زبانوں کے عالم ہیں۔ چینی زبان اور چینی علوم و فنون میں آخری سند شمار ہوتے ہیں۔ آپ ۱۹۵۰ء میں مشرقی جرمنی کے شہر Avnaberg میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں اپنا وطن چھوڑ دیا اور آسٹریا کی سرحد پر ایک جنگل میں تین روز چھپے رہنے کے بعد سرحد عبور کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ آپکو مشرقی ثقافت سے ایک اُنس بچپن سے ہی تھا چنانچہ انہوں نے لندن سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز سے پہلی ڈگری حاصل کی لیکن یہ سند جرمنی میں تسلیم نہ کی گئی تو ۷۵ء میں انہوں نے یہ کورس Honour کیا اور پھر بوخم یونیورسٹی میں کیتھولک مذہب اور زبانوں کے علم کے مضمون میں داخلہ لے لیا۔ پھر ۸۱ء میں برلن جاکر حواس خمسہ کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کیا۔ جس کے بعد افریقہ کے ممالک مراکش، نمیبیا اور تنزانیہ کی خاک چھانتے رہے۔ آخر تلاوت قرآن کے دوران دلی سکون محسوس کیا اور دسمبر ۹۷ء میں احمدیت کی آغوش میں آگئے۔

ڈاکٹر شمٹ نجّی محفلوں میں مشرقی لباس زیب تن کرتے ہیں۔ ہالینڈ اور آسٹریا کی یونیورسٹیوں میں چینی طریقہ علاج پر لیکچر دیتے ہیں۔ ۸۶ء سے برلن کے ایک ادارہ میں پروفیسر کے طور پر ملازم ہوئے لیکن جلد ہی شمالی کوریا چلے گئے اور وہاں دس سالہ قیام کے دوران سیئول یونیورسٹی میں مہمان پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس دوران یہ جاپان، چین اور ہانگ کانگ بھی گئے اور شنگھائی میں روایتی چینی طریقہ علاج پر تحقیق کی۔ اکتوبر ۹۶ء میں وہ سوئٹزرلینڈ آگئے اور پھر کچھ دیر برلن اور لکسمبرگ میں قیام کے بعد Trier میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کا مختصر تعارف روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍جون ۹۸ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔

-......☆......☆......☆......-

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳؍جون ۹۸ء میں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کا ذکر خیر مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اسی سلسلہ کا ایک مضمون ہفت روزہ "الفضل انٹرنیشنل" ۱۲؍جنوری ۹۶ء کے شمارہ میں بھی "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بن چکا ہے۔ اسلئے ذیل میں محض وہ امور پیش ہیں جو سابقہ مضمون سے اضافہ ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے زمانہ طالبعلمی میں ہی قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔ اگرچہ آپکی مخالفت میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی گئی لیکن آپکے والد محترم نے کبھی ایسا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں جب آپؓ کے والد کی وفات ہوئی اور حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے لکھا تو آپکو وہی الہام ہوا جو حضرت اقدسؑ کے والد ماجد کی وفات کے وقت ہوا تھا۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کا حضرت اقدسؑ سے ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ کے ارادوں، عزائم اور ضروریات پر ڈاکٹر صاحبؓ کو بعض اوقات صدہا نہیں ہزاروں کوس کے فاصلے پر علم ہو جاتا تھا جس کا حضرت صاحب نے اپنی بعض چٹھیوں میں ذکر فرمایا ہے۔...... بہت کم لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ حضورؑ ڈاکٹر صاحبؓ سے بعض راز کی باتیں کر لیتے تھے جو دوسروں کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت صاحب نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جب حضرت صاحب کی ایک تحریک ڈاکٹر صاحبؓ کو پہنچی تو اتفاقاً اسی روز ان کو تنخواہ تقریباً ۴۵۰ روپے ملی تھی جو انہوں نے اسی وقت آپؑ کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے بھی رکھ لیتے۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس لئے رکھ سکتا ہوں!۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کے بارے میں فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت اخلاص دیا ہے۔ ان میں اہلیت اور زیرکی بہت ہے اور میں نے دیکھا ہے ان میں نور فراست بھی ہے"۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ لاہور اور آگرہ میں میڈیکل کالج کے پروفیسر رہنے کے علاوہ انبالہ، رڑکی، رامپور، چکراتہ، لکھنؤ اور دہلی میں بطور سرجن اور اسسٹنٹ سرجن متعیّن رہے۔ ملازمت ختم کرنے کے بعد دہلی میں مستقل رہائش اور پریکٹس کا ارادہ رکھتے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشاد پر اپنا ارادہ ترک کر کے مستقل قادیان تشریف لے آئے اور زندگی وقف کردی۔ چنانچہ نور ہسپتال قادیان کے انچارج کے علاوہ بھی کئی خدمات آپؓ کے سپرد ہوئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ پھر آپؓ ٹرسٹی، جنرل سیکرٹری اور محاسب صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ سیکرٹری مجلس معتمدین اور جلسہ سالانہ ۱۹۱۱ء کے موقع پر افسر لنگر خانہ بھی رہے۔ نیز افسر جائیداد، سیکرٹری تعمیر کمیٹی منارۃ المسیح اور ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر کام کرنے کی سعادت بھی پائی۔

معالج کی حیثیت سے آپؓ بہت فرض شناس اور ہمدردیٔ خلق سے مالامال تھے۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو ایک مریضہ کو دوا دینے گئے، حالت تشویشناک تھی، آپؓ نے دوا دی اور مریضہ کی خبرگیری کیلئے ایک گھنٹہ بعد دوبارہ دروازہ پر دستک دی۔ مریضہ کے خاوند نے حیرانی سے پوچھا کہ اتنی دور سے ایسی سردی اور رات میں دوبارہ تشریف لائے ہیں؟۔ آپؓ نے فرمایا نہیں میں تو باہر جانوروں کے چارہ ڈالنے والی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔

یکم جولائی ۲۶ء کو آپکی وفات ہوئی۔ ۲ جولائی کو حضورؓ نے نمازہ جنازہ پڑھائی، نعش کو کندھا دیا اور پھر بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

25/12/98 - 31/12/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 25th December 1998, 5th Ramadhan

00.05 Tilawat, News
00.40 Yassarnal Quran Class No: 47 (R)
01.00 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran No: 4 Rec:24/12/98 (R)
02.50 Liqa Ma'al Arab with Huzur,Session:415(R
03.55 Urdu Class (R)
05.00 Homeopathy Class with Huzur, Lesson: 190 Rec: 20/11/96 (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
06.40 Yassarnal Quran Class No: 47 (R)
07.10 Pushto Programme No: 4 Hadhrat Masih Maud(AS) ka Ishq-e Rasool
07.15 MTA Variety
07.55 A Speech by Imam Ataul Mujeeb Rashid Sb on Ramadhan
08.35 Liqa Ma'al Arab with Huzur, No: 415 (R)
09.50 Urdu Class with Huzoor (R)
10.50 Computer For Everyone - Part 90
11.25 Bangali Service:Truth of Imam Mahdi (AS)
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon by Huzoor LIVE
14.05 Documentary: Language Institute of Rabwah (Part 2)
14.25 Recontre Avec Les Francophones
16.25 Friday Sermon by Huzur,Rec:25/12/98(R)
16.40 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 416 Rec: 17/6/98
18.05 Tilawat, Hadith
18.20 Urdu Class with Huzoor
09.40 German Programmes: Islamische presseschau and more........
20.40 Children's Corner
21.15 News - Review 1998
21.40 Friday Sermon by Huzur, Rec:25/12/98(R)
22.45 Recontre Avec Les Francophones (R)

Saturday 26th December 1998, 6th Ramadhan

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.40 Children's Corner (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 416 Rec: 17/6/98 (R)
02.15 Friday Sermon by Huzur, Rec:25/12/98 (R)
03.15 Urdu Class with Huzur (R)
04.20 Computer for everyone - Part 90 (R)
05.00 Recontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner (R)
07.25 Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 6/12/96
08.25 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 416 Rec: 17/6/98
09.35 Urdu Class (R)
10.40 MTA Variety: "Seerat Un Nabi" A speech by Abdul Basit Shahid Sb
11.15 Darsul Quran with Huzoor LIVE from Fazl Mosque.
12.45 Darsul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.40 Indonesian Hour - Profile of Electricity, Children's Corner and more ....
14.10 Bengali Service- A discussion on the Holy Ramadhan more....
14.40 Children's Corner
15.40 Tilawat, Darsul Hadith
15.55 Liqa Ma'al Arab with Imam Sb No: 417 Rec: 23/6/98
17.05 Al Tafseer-ul-Kabir, Programme No: 24
17.35 MTA Variety
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class with Huzoor
19.35 German Service
20.35 Children's Corner
21.00 Darsul Quran by Huzoor Rec: 26/12/98 (R)
22.30 Darsul Hadith
22.50 Children's Corner

Sunday 27th December 1998, 7th Ramadan

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner (R)
01.00 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran No: 6 By Huzoor Rec: 26/12/98 (R)
02.45 Liqa Ma'al Arab with Imam Sb, No: 417 Rec: 23/6/98 (R)
03.50 Urdu Class (R)
04.55 Children's Corner (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55 Children's Corner (R)
07.15 Friday Sermon by Huzur,Rec:25/12/98(R)
08.20 MTA Variety: A speech on Hijrat-e Madina by Mujeebur Rahman Sb
09.00 Liqa Ma'al Arab with Imam Sb,No: 417(R)
10.05 Urdu Class (R)
11.15 Darsul Quran by Hazur No: 7 LIVE from Fazl Mosque London
12.45 Darsul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.40 Indonesian Hour: Silsalah Ahmadiyya
14.10 Bengali Service - Address at Janab National Amir Sahib and more.....
14.35 Mulaqat with English speaking friends
15.40 Tilawat, Darsul Hadith
15.55 Liqa Ma'al Arab, Session: 418 Rec: 24/6/98
17.05 Albanian Programme with Ata'ul Kaleem Sahib, Programme 1 - Part 2
17.35 MTA Variety
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class
19.40 German Service
20.40 Children's Corner
21.00 Darsul Quran with Huzur,Rec: 27/12/98(R)
22.30 Darsul Hadith
23.00 MTA Variety - An interview of Saqib Ziervi Sahib No:6

Monday 28th December 1998, 8th Ramadhan

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner (R)
01.00 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran with Huzur Rec:27/12/98(R)
02.40 Liqa Ma'al Arab, Session No: 418 Rec: 24/6/98 (R)
03.35 Urdu Class (R)
04.40 Mulaqat with English speaking guests (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
07.10 Children's Corner (R)
07.30 Q/A Session with Huzur Rec:26/4/84
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.418 (R)
10.05 Urdu Class (R)
11.15 Dars ul Quran, No. 7 - LIVE
12.45 Darsul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.40 Indonesian Hour: Jalsa Salana 98-speech..
14.10 Bengali Service: Fish cultivation and more.
14.40 Homeopathy Class: Lesson No.191 Rec: 21/11/96
15.45 Tilawat, Darsul Hadith
16.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 419 Rec: 24/06/98
17.00 Turkish Programme: Fasting -Pt4
17.40 MTA Variety
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.20 Urdu Class
19.30 German Service
20.30 Children's Corner
21.00 Dars ul Quran - Lesson No. 7 (R)
22.30 Darsul Hadith
22.55 Homeopathy Class: Lesson No.191 (R)

Tuesday 29th December 1998, 9th Ramadhan

00.05 Tilawat, News
00.35 Children Corner (R)
00.55 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran No: 7 (R)
02.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 419 (R)
03.45 Urdu Class: (R)
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.191 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner (R)
07.05 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 27/06/97
08.20 Rohani Khazaine Guest: Maulana Mubashir Kahloon Sahib
09.05 Liqa Ma'al Arab, Session No: 419 (R)
10.05 Urdu Class (R)
11.15 Dars ul Quran, No.8 - LIVE
12.45 Darsul Hadith
13.05 Tilawat, News
13.35 Indonesian Hour: Quiz Basyrat and more....
14.05 Bengali Service: Islam and Science and more.....
14.40 Mulaqat with Urdu speaking guests Rec: 30/12/94
15.40 Tilawat, Darsul Hadith
15.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 420 Rec: 07/07/98
16.55 Norwegian Programme: Contemporary Issues, Programme: 3
17.35 MTA Variety
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.35 German Service
20.35 Children's Corner
21.00 Dars ul Quran, No. 8 (R)
22.30 Hamari Kaenat: No. 154
23.00 Mulaqat: with Huzoor Rec: 30/12/94

Wednesday 30th December 1998, 10th Ramadhan

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner (R)
01.00 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran No:8 (R)
02.40 Liqa Ma'al Arab,Session:420 Rec: 7/7/98(R
03.40 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor, Rec: 30/12/94 (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
07.05 Children's Corner (R)
07.35 Swahili Programme
08.15 Hamari Kaenat No: 154 (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab No: 420, Rec: 7/7/98 (R)
10.05 Urdu Class (R)
11.15 Darsul Quran No:9 LIVE
13.05 Tilawat, News
13.35 Indonesian Hour: Quiz
14.10 Bengali Service
14.45 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 6/1/95
15.45 Tilawat, Darsul Hadith
16.00 Liqa Ma'al Arab, Session No: 421 Rec: 8/7/98
17.00 French Programme:Coin des Enfants No:2
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.20 Urdu Class
19.30 German Service
20.30 Children's Corner
21.00 Darsul Quran No: 9, Rec: 30/12/98 (R)
22.30 Darsul Hadith
22.45 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 6/1/95 (R)

Thursday 31st December 1998, 11th Ramadhan

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner (R)
01.00 Darsul Hadith
01.10 Darsul Quran No: 9 (R)
02.45 Liqa Ma'al Arab, Session No: 421 Rec: 8/7/98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
04.55 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 6/1/95 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Corner (R)
07.20 Sindhi Item - Friday Sermon by Huzur
08.25 Quiz History of Ahmadiyyat - Part 73
09.05 Liqa Ma'al Arab, Session No: 421 Rec: 8/7/98 (R)
10.05 Urdu Class (R)
11.15 Darsul Quran LIVE
12.45 Darsul Hadith
13.00 Tilawat, News
13.40 Indonesian Hour: Isa (AS)
14.10 Bengali Service: Q/A Session with Huzoor Held in Holland, Rec: 24/9/95 - Part 2
14.40 Homeopathy Class No: 192
15.40 Tilawat, Darsul Hadith
16.00 Liqa Ma'al Arab, Session 422
17.00 Bosnian Programme
17.30 Zikre Habib
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class
19.30 German Service
20.35 Children's Corner
21.00 Darsul Quran No:10 Rec: 31/12/98 (R)
22.40 Homeopathy Class:192 (R)

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
***English:* 7.02 mhz, *Arabic:* 7.20 mhz, *Bengali:* 7.38 mhz, *French:* 7.56 mhz, *German:* 7.74 mhz, *Indonesian/ Russian:* 7.92 mhz, *Turkish:* 8.10 mhz,**
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 | Friday, December 25, 1998 | No. 52

حاصلِ مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

عالمی میڈیا
اور مسلم دنیا کے اربابِ اقتدار

ملت کے فدائی سیدنا محمود المصلح الموعود نے آج سے باون برس پیشتر اپنے درد دل کا اظہار کرتے ہوئے مسلم دنیا کو یہ انتباہ فرمایا ؎

جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہے الٹی
بیماری اگر آئی تم اس کو شفا سمجھے
کیوں قعرِ مذلت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بوم کے سائے کو جب ظلِ ہما سمجھے
غفلت تری اے مسلم کب تک چلی جائے گی
یا فرض کو تو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

(الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء)

آہ! مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور عوام دونوں نے خدا کے اس برگزیدہ اور محبوب کی آواز سنی اَن سنی کر دی جس کا خمیازہ آج انہیں کس طرح عالمی سطح پر بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اس کا دردناک نقشہ لاہور کے ایک مذہبی ترجمان نے درج ذیل الفاظ میں کھینچا ہے۔ اے کاش اسلام کے نام لیوا اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور خدا کے فضلوں کے ابدی وارث ثابت ہوں۔ لکھا ہے:

"اگر دنیا کے آج کے حالات اور آج سے ۱۴سو سال قبل کے جزیرۃالعرب کے حالات کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جہالت اور گمراہی کا جو گھٹاٹوپ اندھیرا وہاں چھایا ہوا تھا کم و بیش ویسی ہی تاریکی میں ہماری جدید دنیا بھی لپٹی ہوئی ہے۔ عورت کی جو بے وقاری وہاں تھی اس کی وہی ناقدری اور بے حرمتی ہمارے ہاں بھی ہے، اس کے ساتھ جبر و تشدد بھی اسی طرح کا ہو رہا ہے، اس کی آبروریزی کی شرح فیصد روبہ اضافہ ہے۔ اسے اگر وہاں آنکھ کھلتے ہی تہہ خاک کر دیا جاتا تھا تو ہمارے ہاں اسے پال پوس کر، پڑھا لکھا کر، تربیت کر کے بڑے ارمانوں کے ساتھ بابل کے گھر سے رخصت کیا جاتا ہے کہ سسرال میں راج کرے گی، دودھوں نہائے گی، پوتوں پھلے گی۔ لیکن اس کا جیون ساتھی، ماں جیسی ساس اور بہن جیسی نند اسے جہیز کی قربان گاہ پر زندہ نذر آتش کر دیتے ہیں۔ نہ سماج کچھ کرپاتا ہے اور نہ قانون۔ زیادہ سے زیادہ چند کو سزا ہو جاتی ہے اکثر سزا سے بچ نکلتے ہیں مگر اس انسانیت سوز عمل کا سدّباب نہیں ہو پاتا۔ جس طرح اس وقت کے عرب میں غریب کی حالت جانوروں سے بھی بدتر تھی ہماری آج کی متمدن دنیا میں افلاس کی پست ترین سطح سے بھی نیچے کروڑوں انسان بھوک، بے لباسی اور بے دردی کا شکار ہیں۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے غیر اخلاقی اور غیر انسانی قانون کا چلن اسوقت کی عرب دنیا میں جس طرح عام تھا اسی طرح ہماری دنیا میں اسی قانون کا رواج ہے۔ شکلیں جدا گانہ ضرور ہیں پر عمل اور اثرات ایک ہی ہیں۔ جس طرح کا تفاخر عرب متکبروں میں نسل در نسل چلنے والے تنازعوں کو جنم دیتا تھا وہی تفاخر ہماری تجارت و صحافت کے اعصاب پر یہ ایسی سوار ہے کہ پانچ لاکھ کی گاڑی کے ساتھ عورت کی تصویر دینا ضروری ہے حالانکہ کوئی ایک خریدار بھی اس عورت کی تصویر کی وجہ سے گاڑی نہیں خریدے گا۔ غرض رفتہ رفتہ، زینہ بزینہ، قدم بقدم ہماری سوسائٹی کو مغرب کی پامال راہوں پر لے جا کر دُم کٹی لومڑی کی مانند بنانے کا عمل جاری ہے۔ جب یہ عمل آگے بڑھ چکا ہوگا تو ایمان و غیرت اور تحریک و جہاد کا دم خود بخود گھٹ چکا ہوگا۔

الیکٹرانک اور پرنٹ کا عالمی میڈیا

آج کل جن ایشوز پر زیادہ دہشت پھیلا رہا ہے ان سب کا تعلق بالعموم مسلم دنیا سے ہوتا ہے۔ بنیاد پرستی، دہشت گردی، منشیات فروشی، بموں کے دھماکے، مذہب کی طرف رجوع کوئی بھی عنوان لے لیجئے مسلم معاشروں، مسلم اقدار، مسلم شخصیات، مسلم تحریکوں اور مسلم جذبات و احساسات پر تازیانے لگائے جاتے ہیں۔ لگتا ہے کہ اقبال نے ابلیس کی مجلس شوریٰ کے حوالے سے جو بات کہی تھی کہ "مزد کیت فتنہ فردا نہیں، اسلام ہے"۔ اہل مغرب نے اسے اپنے دل و دماغ میں بسا لیا ہے۔ اسلام اور مسلم کا مثلہ کرنے کا عمل جاری ہے اور بدقسمتی سے تمام مسلم دنیا کا اہل زر، اہل اثر اور صاحب اقتدار طبقہ مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ استعماری ادارے جب اور جدھر چاہتے ہیں اس کا منہ پھیر دیتے ہیں۔ یہ بے چارے اس سمت کو جاتے ہیں۔ حق کو ناحق، مظلوم کو ظالم اور روشنی کو تیرگی قرار دینے کا عمل جاری ہے۔ ساری دنیا میں ان کا ڈنکا بج رہا ہے۔

آج کی میڈیا وار یعنی چوتھی عالمگیر جنگ کے فریق غالب کا یہ خواب مقصد اور ہدف ہے۔ اور فی الوقت اس کے قدم تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معاشرے میں اسلامی حوالے، اسلامی امنگیں، اسلامی اہداف، اسلامی تحریک، اسلامی قیادت سب غیر متعلق بن چکی ہیں۔ اسلام کے نام پر بننے والی اور بار بار اٹھ کھڑی ہونے والی یہ قوم آج سود کے بیوپاریوں کے لئے دل و جان چھڑکنا چاہتی ہے یا کم از کم ووٹ نچھاور کرنا چاہتی ہے۔ یہ اقداری تبدیلی آج کے میڈیا وار کی ایک نمایاں کامیابی ہے اور مستقبل قریب میں اس میں اضافہ ہی ہوگا۔ دوسری طرف اس اقداری تبدیلی کا یہ اثر ہے کہ میڈیا کے محاذ پر اسلامی قوتوں کے جو مورچے ہو سکتے ہیں وہ کم بھی ہیں اور بے آباد بھی۔ اسلامی حوالوں سے بات کرنے والے اہل زر بھی اور عام طبقہ بھی (جو ہمیشہ نظریاتی تحریکوں کا اصل سرمایہ ہوتا ہے) درپیش ابلاغی چیلنجوں سے واقف نہیں۔ ہمیں اس جانب فوری توجہ دے کر اہم اقدام کرنا ہونگے ورنہ۔ ؎
"ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"

(ماہنامہ "الرشید" لاہور مارچ ۱۹۹۷ء صفحہ ۵۹، ۶۰)

بقیہ: حضرت مولوی امام الدین صاحبؓ از صفحہ ۴

افسوس بعینہ میرے پاس نہیں ہے۔

نبوت کے مسئلہ میں لوگوں نے بڑا اختلاف کیا ہے مگر مجھے تو اب کوئی شک نہیں رہا کیونکہ اس اختلاف مذاہب میں حَکَم عَدَل کی ضرورت ہے جو ماسوائے وحی نبی کے اور کوئی بھی الہام یا اجتہاد جو ظنی سے آگے قدم نہیں اٹھا سکتے اور نہ یقین کے درجہ تک پہنچا سکتے ہیں۔ میرے نقشبندی پیر سید غلام محی الدین شاہ لکھو کے والی رحمۃ اللہ مجھے قادیان آتے ہوئے فرماتے تھے کہ مجھ سے ملاقات کر کے وہاں جایا کرو۔ اور مرزا صاحب کو میرا اسلام دیا کرو اور میرے لئے دعا کرایا کرو۔

ایک دفعہ ایک مخالف مولوی نے ان سے حضورؑ کے کفر پر مہر ثبت کرنے کے لئے بے حد اصرار کیا مگر انہوں نے یہی فرمایا کہ میں کبھی بھی یہ برا کام نہیں کروں گا۔ وہ رنجیدہ ہو کر بے نیل و مرام چلا گیا۔

ایک مرتبہ فرمایا حضرت اقدس کے حضور عرض کرنا کہ میں سب کچھ مانتا ہوں مگر نبوت کا مسئلہ میں شک ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مبارک میں عرض کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ میری مراد نبوت سے مکالمات الٰہیہ کی کثرت ہے۔ (یعنی دعویٰ نبوت ہے اور اس کی حقیقت مکالمات الٰہیہ جو اخبار بالغیب پر شامل ہوں اور وقوع سے شہادت پائی جائے یہ نبوت ہے)۔ میں نے گھر آکر شاہ صاحب سے کہا انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے تو میں بھی مدرسہ سے رخصت لے کر لیکچر سننے کے لئے گیا۔ جس مقام پر حضور اترے ہوئے تھے دروازہ پر جا کر دربان سے درخواست کی تو اس نے کہا کہ حضورؑ اس وقت کام میں مشغول ہیں اجازت نہیں مل سکتی۔ میرے ساتھ نواب خان تحصیلدار جو ان دنوں گجرات میں ملازم تھے ملاقات کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے کسی خاص ذریعہ سے پیغام بھیجا تو حضور نے صرف مصافحہ اور سلام کی اجازت دی۔ اور بالاخانہ سے سیڑھیوں تک تشریف لائے۔ ہم نے بھی سلام اور مصافحہ کیا تو میں نے فرط اشتیاق میں جناب کے پائے مبارک کو چومنے کے لئے ہاتھ لگایا تو فوراً آپ نے میرے ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ بڑا گناہ ہے توبہ کرو۔

(میں نے اس وجہ سے پابوسی کا ارادہ کیا تھا کہ درِ مختار میں صلحاء اور علماء کبار کی پابوسی کی اجازت مندرج ہے اور پیران طریقت خصوصاً چشتیہ میں عموماً رواج ہے۔ اور حضور اسے ایک طرح کا شرک جانتے تھے)۔

(۲) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جن دنوں میرے پاس پڑھتے تھے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بایں مضمون لکھا:

"میں حضور کے تصور میں بڑا حظ پاتا ہوں اور ذکر اللہ اور عبادات اور نماز کے وقت میں اس سے بہت لذت آتی ہے"۔

اس کے جواب میں (جو کارڈ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا تھا) حضورؑ نے فرمایا: "یہ شرک ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے"۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر خطوط میں نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ الحمدللہ رب العالمین الرحمن الرحیم .مالک یوم الدین . ایاک نعبد و ایاک نستعین. اھدنا الصراط المستقیم .صراط الذین انعمت علیھم غیرالمغضوب علیھم والاالضالین. آمین

یااللہ ہم سب احمدیوں کو محبت اور معرفت اور اتباع سنت اور جہاد فی سبیل اللہ اور سعادت اور خاتمہ بالخیر کیجئو۔ اور تبلیغ میں ہم سب کو مجاہد بنا اور کامیابی عطا فرما............"۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔